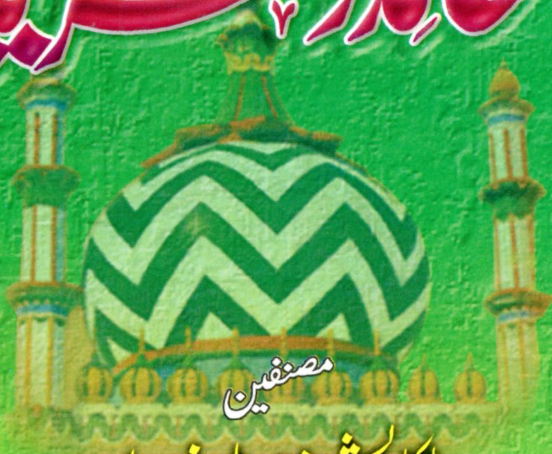
امام احمد رضا خان

کے عقائد و نظریات



مصنفین

ڈاکٹر الشیخ جبریل فواد حداد

پیر الیاس قادری کشمیری چھتروہی



رضا اکیڈمی انٹرنیشنل



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام احمد رضا خاں
کے
عقائد و نظریات

مصنفین

ڈاکٹر شیخ جبریل فواد حداد شامی
الحاج پیر محمد الیاس چھتروہی قادری کشمیری

مترجم

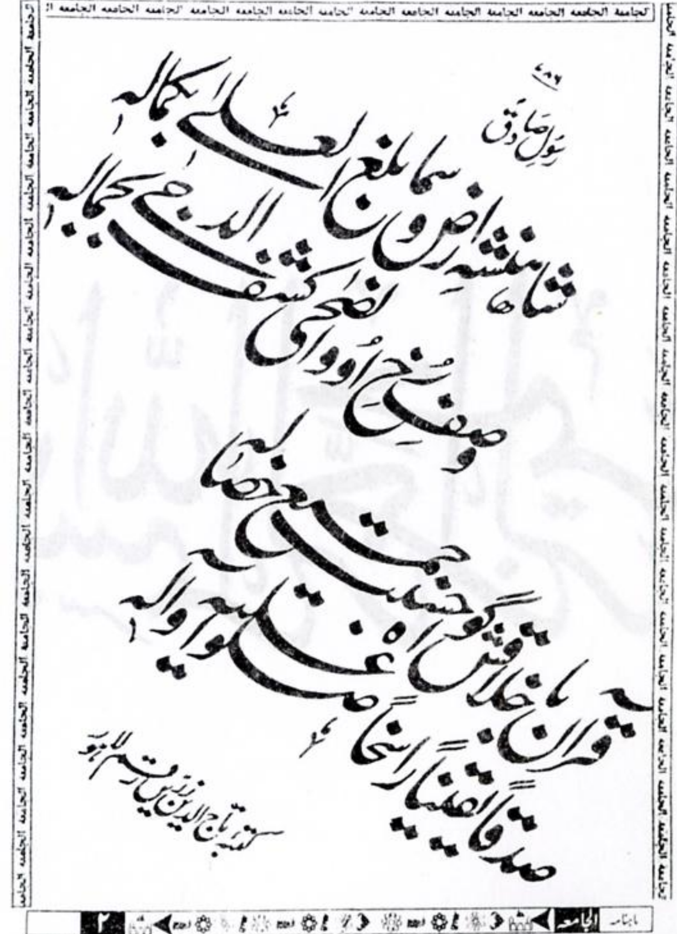
ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی بریلی

مرتب

حافظ محمد وسیم رضا قادری

ناشر

رضا اکیڈمی سٹاکپورٹ۔ یوکے (برطانیہ)
Tel: 0161-477 1595



نام کتاب: امام احمد رضا خاں کے عقائد ونظریات
مصنفین: ڈاکٹر شیخ جبریل فواد حداد شامی
الحاج پیر محمد الیاس چھتروہی قادری کشمیری
مترجم: ڈاکٹر عبد النعیم عزیزی بریلی
پروف ریڈنگ: حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری
الحاج پیر محمد الیاس چھتروہی قادری، کشمیری
بانی رضا اکیڈمی (انٹرنیشنل)
باراول: ربیع الاول ۱۴۲۶ ہجری/اپریل 2005ء
ناشر: Raza Academy (International)
138-Northgate Road, Stockport, SK3 9NL, U.K.

رضا اکیڈمی کی شاخیں:
رضا اکیڈمی: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
رضا اکیڈمی: مدینہ مسجد سیکٹرسی 2 میرپور آزاد کشمیر
رضا اکیڈمی: 104 جیسولی بریلی، یوپی (انڈیا)

پاکستان میں ڈسٹری بیوٹر: علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ اشرفیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ
انڈیا میں ملنے کا پتہ: رضا اسلامک اکیڈمی 104 جیسولی، بریلی، یوپی (انڈیا)

اس کتاب کو "رضا اکیڈمی سٹاکپورٹ یوکے" کی سلور جوبلی کے موقع پر شائع کیا گیا

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

کلماتِ مرتّب

شیخ الاسلام امام احمد رضا کی ذات ستودہ صفات ۱۴ ویں اسلامی صدی (۲۰ ویں عیسوی) کی تمام عالمِ اسلام میں سب سے بڑی اور سب سے نمایاں شخصیت تھی۔ یہ صرف عقیدت کی بڑھ نہیں ہے بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے ہر طرح سے پرکھا جا چکا ہے اور تسلیم کر لیا گیا ہے کہ امام احمد رضا دینی و دنیوی علوم کے ایسے کوہِ ہمالہ تھے جس کی بلندی اور عظمت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید نمایاں ہو رہی ہے۔

شیخ الاسلام نے جن غداران دین کے فریب کو بے نقاب کیا تھا آج ان کی دین و ملت سے غداری بہت بڑھ چکی ہے مگر یہ ان غداروں نے جیسا کہ ان کا وطیرہ ہے امام کی شخصیت پر جھوٹے الزامات کے تیر چلائے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ بلکہ اس میں بڑی شدت آ گئی ہے۔

امام کے وصال کو ستاسی (۸۷) سال ہو چکے ہیں مگر ان کے عقیدت مندوں اور ماننے والوں نے امام کے ساتھ انصاف نہیں کیا ہے۔ اور امام کی سوانح حیات، جدید تحقیق کی روشنی میں مرتب نہیں کی، ان پہلوؤں کو زیادہ اجاگر کیا جن پر اتنی توجہ کی چنداں ضرورت نہیں اور ان پہلوؤں کو کسی حد تک فراموش کر دیا جن پر توجہ کی ضرورت تھی۔ اب وقت آ گیا ہے کہ امام کو ہمہ پہلو پر جدید تحقیقات کی روشنی میں پرکھا جائے اور جدید ماہرین سے یہ کام کروایا جائے۔

ملتِ ننگِ وطن احسان الٰہی ظہیر کی کتاب، شیخ ڈاکٹر جبریل فواد کو پہنچی تو ان کو تجسس ہوا کہ شخصیت کے ردّ میں یہ کتاب ہے پیش کیا جائے۔ ان کی سچی جستجو تھی لہٰذا ان کو جلد معلوم ہو گیا کہ امام احمد رضا کون تھے ان کی شخصیت اور کارناموں سے آگاہی کے بعد موصوف نے فیصلہ کیا کہ اس ننگِ دین و ملّت، احسان الٰہی ظہیر کا پول کھولا

جائے۔

اس طرح قلم اٹھایا اور لکھنا شروع کیا ،یہ کتاب عربی میں ہے اس کا انھوں نے خود ہی انگریزی ترجمہ کیا اور رضا اکیڈمی، سٹاک پورٹ برطانیہ کو دیا کہ اسے شائع کیا جائے ان کا یہ مقالہ اپنے علمی مجلّہ ”دی اسلامک ٹائمز“ میں قسط وار شائع کیا۔ شیخ جبریل فواد اس جانب مزید کام کر رہے ہیں اور وہ عنقریب ہم کو عنایت فرمائیں گے۔ جو قارئین کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز

ہم شکر گزار ہیں حضرت ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم صاحب بریلوی کے، انہوں نے نوازش کرتے ہوئے اس کا ترجمہ کر دیا۔ مولا کریم اُن کی محنت قبول فرمائے۔ آمین

قارئین سے گزارش ہے کہ ہم سب ساتھیوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں دعاؤں میں بڑا اثر ہوتا ہے۔ بقول اقبال ع

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں ، طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

محمد الیاس

قادری ،چھتر وہی ،کشمیری

دارالعلوم منظر اسلام
اور
خلافت، ترک موالات اور تحریکات، ہجرت



شیخ الاسلام امام احمد رضاؒ نے ۱۳۲۴ھ / مطابق ۱۹۰۴ء میں دارالعلوم منظر اسلام قائم فرمایا۔ اس جامعہ (دارالعلوم) کے قیام کی ضرورت اس لیے محسوس کی گئی کہ متحدہ ہندوستان پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے بعد برطانوی سامراج نے قدیم سنی اسلامی مدارس برباد کر دیے تھے بدمذاہب جو برطانوی نوآباد کار کے ایجنٹ تھے۔ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے انہوں نے اپنے مدارس قائم کیے لہٰذا ایک ایسے سنی ادارہ کی ضرورت تھی جو ان ایجنٹوں کے برپا کیے ہوئے خلا کو پُر سکے۔

امام احمد رضا نے اس دارالعلوم کے قیام سے قبل ایک دس نکاتی نظریہ پیش فرمایا تھا۔ انہوں نے اس دس نکاتی نظریہ پر خودبخود سے عمل کیا تاکہ سرسید کی جدت اور برطانوی نوآبادکاری کی حمایت کردہ وہابیت کے کھلے باطل نظریہ سے ہندستانی مسلمانوں کا تحفظ کیا جا سکے۔ جن کے پیشِ نظر مقاصد میں سے ایک مقصد اصل اسلام کو مٹانا تھا۔

امام احمد رضا نے اس دارالعلوم کو ایسے وقت قائم فرمایا جبکہ ہر جگہ اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی اور ظاہر ہے کہ تمام تر دینی و دنیوی علوم

وفنون پر حاوی امام احمد رضا کے سوا اس ضرورت کو پورا بھی کون کرسکتا تھا؟

اس دارلعلوم کے قائم ہوتے ہی پورے ملک کے طلبہ اس کی طرف کھنچنے لگے اور پھر اس دارلعلوم کے طلباء و فارغ التحصیل فضلاء اور اساتذہ پورے ملک میں پھیل گئے ،اور انہوں نے بدمذہبوں کے برپا کئے خلا کو پُر کرنے اور مسلم قومیت کی تشکیل میں سخت جدوجہد کی جس قومیت کو برطانوی سامراج قصداً برباد کرنے پر تلا ہوا تھا۔بعد میں اس دارلعلوم کی شاخیں بھی پورے ہندستان میں قائم کی گئیں۔

ہندستانی مسلمانوں کے سامنے جب بھی کسی جانب سے کسی بھی طرح کا چیلنج آیا منظر اسلام کے طلباء و اساتذہ اور فضلاء ، مسلم عقائد اور مسلم قومیت کے تحفظ کے لیے ایک مستحکم قلعہ بن کر کھڑے ہوگئے ۔وہ بغیر کسی شکست کے اپنی کوششوں میں ہمیشہ کامیاب اور کامران رہے ۔ ان کی تعلیم ،تعلیمی دلچسپی اور اصل اسلامی عقائد کی جلا بخشی کے لیے امام احمد رضاؒ کی انتھک مساعی کارفرما تھی یہی وجہ تھی کہ خالص اسلامی عقائد اور نظریات ان کے دل و دماغ پر جمے تھے۔

امام احمد رضاؒ کا صرف یہی کارنامہ اس قدر عظیم اور اہم ہے کہ اگر اس کے سوا اور کچھ نہ کرتے تو بھی ہندستانی مسلمانوں اور آنے والی نسلوں میں بحیثیت محسن ہمیشہ یاد رہتے۔

خلافت ،ترک موا الات اور تحریکات ، ہجرت میں امام احمد رضا اور منظر اسلام کا کردار

پہلی عالمی جنگ کے دوران مشرقِ وسطٰی، افریقہ اور ترکی میں لاکھوں مسلمانوں کے قتل اور ان پر ظلم و جبر کے خلاف ہندوستانی مسلمان احتجاج کررہے تھے کچھ نیشلسٹ مسلمان جن میں محمد علی جوہر اور شوکت علی جوہر جیسے چندسنی مسلمان سیاستدانوں کو چھوڑ کر اکثر دیوبندی اور اہلحدیث تھے جو اپنے مفادات کے لیے آگے بڑھے ان دونوں گروپوں نے اپنے ایجنڈے کے تحت اپنی گندی سیاست کھیلنے کا اسے اچھا موقعہ سمجھا۔ان نیشلسٹ لیڈروں نے احتجاجات کو ایک نیا رخ دینے کی کوشش کی اور خلافتِ ترکی کی بحالی کے نام پر ایک نئی تحریک کا آغاز کیا۔اس وقت گاندھی جو ایسے موقعے کی تلاش میں تھے انہوں نے ان نام نہاد مسلمانوں کو ان کے مقصد سے ہمدردی جتائی اور آخر کار گاندھی کو تحریکِ خلافت کا صدر منتخب کرلیا گیا۔

کیا کوئی سچا مسلمان لمحہ بھر کے لیے بھی یہ تصور کرسکتا ہے اور تحریکِ خلافت کی لیڈرشپ کی ذہنیت کو سمجھ سکتا ہے کہ ان لوگوں نے ایک ہندو بنیاد پرست کو اپنا لیڈر تسلیم کیوں کرلیا؟

ایک ایسے خالص اسلامی مقصد کے لیے وہ کتنے پر خلوص تھے؟

ان نام نہاد مسلم لیڈروں کے لیے یہ کس قدر شرم و غیرت کی بات تھی۔

تحریکِ خلافت کے صدر کی دھاندلی

تحریک خلافت کے صدر کی حیثیت سے گاندھی نے اس طریقے ہر طرح کا فائدہ اٹھایا اور اس تحریک کو اپنے خفیہ مقاصد کے لیے دوسری سمت موڑ کر تحریکِ ترکِ موالات میں بدل دیا۔اور نیشلسٹ اور نام نہاد مذہبی لیڈروں کو اپنے آلہ کار کی حیثیت سے استعمال کیا ان تحریکات کے دران برطانوی سامراج کو پہلی عالمی جنگ میں لڑنے کے لیے سپاہیوں کی ضرورت تھی ۔لہٰذا گاندھی اور نام نہاد مذہبی گمراہ لیڈروں نے ہندستان سے برطانوی فوج میں رنگ روٹوں کو بھرتی کروادیا۔اس بدلہ میں برطانوی سامراج نے جنگ کے بعد ہندوستان چھوڑنے کا وعدہ کیا تھا مگر وہ جنگ کے بعد مکر گئے۔

ترکِ موالات کی ابتداء

لہٰذا گاندھی اور نیشلسٹ لیڈروں نے برطانوی سامراج سے انتقام کے طور پر یہ تحریکِ ترکِ موالات چھیڑ دی ،گاندھی کا خفیہ مقصد دراصل مسلمانوں کو ذلیل اور برباد کرنا تھا۔

گاندھی نے مسلمانوں کو برطانوی سامراج سے سر دھڑ کی بازی لگا کرلڑنے پر بھڑکایا تھا تا کہ مسلمان اور برطانوی سامراج ایک دوسرے سے لڑیں اور ہندو اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہندو خود کو امن پسند ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کو برطانوی سامراج کی نظر میں بنیاد پرست، محارب، اور برطانیہ مخالف ثابت کرسکیں۔

ریاکاری سے ان لوگوں نے ایک خالص اسلامی مقصد کو اپنے مضموم انتقام کے لیے استعمال کیا۔انہوں نے ایک پروگرام اختیار کرکے برطانوی سامراج سے عدم تعاون تیز تر کردیا تا کہ برطانوی سامراج کی گرفت کو کمزور اور منتشر کرسکیں۔

ان تحریکات میں نقصان ہر طرح سے ہندستانی مسلمانوں کی کثیر جماعت کو پہنچا ،کیونکہ ان کو نام نہاد ،قوم پرست اور گمراہ لیڈروں کے مطالبات کی تکمیل کے لیے بھینٹ کے طور پر استعمال کیا تھا۔

نام نہاد لیڈر اور اغیار کے ایجنٹ

مسلمان نیشلسٹ لیڈر خوب جانتے تھے کہ سلطان ترک نہ تو خلیفہ اسلام تھے اور نہ خلافت کا احیاء ان لیڈرون کا مقصد و مدعا تھا اسلامی شریعت کے مطابق سلطان ترکی خلیفہ نہیں ،بادشاہ تھے تو پھر ان کا مقصد کیا تھا؟

ابھی تک اس بات کو ہندستان یا پاکستان کی کتب تواریخ میں بحث میں کیوں نہیں لایا گیا؟اس کی خاص وجہ یہ ہے کہ زیادہ تر تاریخ لکھنے والے انہیں لیڈروں کے پیروکار تھے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کے پسندیدہ لیڈروں پر کوئی آنچ آئے۔انہوں نے اپنے مقصد کے حصول سے قبل تحریکِ خلافت چھوڑ کر تحریکِ ترکِ موالات اور تحریکِ ہجرت شروع کیوں کردی؟

وہ چندے جو لاکھوں مسلمانوں سے لیے گئے تھے اور جو ہندستانی کرنسی میں لاکھوں کروڑوں کی رقم پر مشتمل تھے کہاں صرف ہوئے؟دیوبندیوں اور

اہلحدیث کا مقصد تھا زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کرنا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں، حالات خراب ہوں مسلمان وہاں کے لئے چندہ دینے میں بڑے فیاض واقع ہوئے ہیں ان لیڈروں نے چندے کی رقم کا کچھ حصہ تو ترکی کے لیڈر مصطفٰے کمال پاشا کو دیا جسے انہوں نے اپنی پارٹی کے لیے استعمال کیا اور اصل حاجتمندوں کو کچھ بھی نہ دیا جان بوجھ کر ایک کثیر رقم اپنے خاص مقاصد یعنی مدارس کی تعمیر اور کتابوں کی اشاعت کے لیے استعمال کی تا کہ سوادِ اعظم سنی مسلمانوں کو گمراہ کر سکیں۔

ایسے نازک وقت پر امام احمد رضا اور طلباء و فضلاء و مدرسین منظر اسلام نے قائدانہ کردار ادا کرتے ہوئے مسلمانوں کی راہِ مستقیم پر رہنمائی کی کیونکہ ان نام نہاد مسلم لیڈروں نے انہیں برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔

تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات کی پیروی میں تحریکِ ہجرت کا مقصد تھا سنی مسلمانوں کا صفایا کرنا دیوبندی، اہلحدیث اور گاندھی اس کے لیڈر تھے گاندھی نے ان گمراہوں کا مفتی بن کر فتویٰ دیا اور ان نیشلسٹ لیڈروں کو ترغیب دی کہ ہندستان دارالکفر ہے لہذٰا اب مسلمانوں کا افغانستان کی طرف ہجرت کرنا فرض ہوگیا ہے۔

وہ مسلمان جنہوں نے دشمن کے ایجنٹوں کی اس باطل صدا پر اپنی جائدادیں ہندوؤں کو سستے داموں بیچ کر افغانستان کی طرف کوچ کیا ان میں بیس ہزار مسلمان تھے مگر وہ لیڈر جو اس تحریک کے خواہاں تھے ان میں سے کسی نے بھی ہجرت نہ کی۔ مہاجرین افغانستان کی سرحد پر ہی روک لیے گئے

اور واپس ہندستان بھیج دیے گئے۔

جب یہ مہاجرین ہندستان لوٹے تو ان میں سے کچھ تو دورانِ ہجرت ہی مر گئے اور بقیہ اب بے زر، تہی دست، بے در، بے گھر تھے کیونکہ ان کی جائدادیں ہندوں کے ہاتھوں فروخت ہوچکیں تھیں۔ مگر کسی بھی نیشلسٹ لیڈر نے ان کی کوئی بھی مدد نہ کی۔ وہ خود تو عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے تھے اور زندگی کے خوب مزے لے رہے تھے۔

امام احمد رضا اور طلباء و فضلاء و مدرسین منظر اسلام نے تحریک ہجرت کی مخالفت کی تھی اور مسلمانوں کو اس کی بربادی سے آگاہ کرتے ہوئے قائدانہ کردار ادا کیا انہوں نے بتایا کہ ہندستان دارالسلام ہے ان کا اپنا گھر ہے اور یہ لیڈر ان کے دوست نہیں دشمن ہیں جو انہیں کے مذہب کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں بہت سے مسلمان جنہوں نے اس پر توجہ دی نہ انہوں نے اپنی جائدادیں فروخت کیں اور نہ ہجرت کی وہ بچے رہے۔

مولانا محمد علی جوہر اور ان کے بھائی مولانا شوکت علی جوہر جو مغربی علم کے تو تعلیم یافتہ تھے مگر علومِ اسلامیہ میں انہیں گہرائی حاصل نہ تھی وہ دیوبندیوں اور اہلحدیث گمراہ فرقوں کے اصل مقاصد کو نہ سمجھے اور نہ ہی گاندھی کی عیاری اور اس کے مقاصد کو سمجھ سکے جب انہوں نے دیکھا کہ ان کا منصوبہ کیا تھا اور ہو کیا گیا ؟ تو وہ غضبناک ہوگئے قبل ازیں تحریک خلافت کے دوران دونوں بھائی اس تحریک کی حمایت کے لیے امام احمد رضاؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تھے۔

اور امام احمد رضا نے ان برادران کو بتایا تھا کہ یہ تحریکِ خلافت کے

احیاء کے لیے نہیں ہے بلکہ گاندھی اور بدمذہب لیڈروں کا خفیہ ایجنڈا ہی مسلمانوں کو ذلیل کرنا اور ہندستان میں انہیں برباد کرنا اور ان کا صفایا کرنا ہے۔امام احمد رضانے ان لیڈران سے یہ بھی کہا کہ وہ(امام احمد رضا) مسلمانوں کی آزادی اور ہندوستان کی آزادی کے مخالف نہیں ہیں لیکن وہ کسی ہندو کو اپنا لیڈر تسلیم نہیں کر سکتے ہم لوگ ہندوستانی مسلمانوں یا ترکی،مشرقِ وسطیٰ اور افریقہ کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں کر رہے ہیں اور ان کے لیے مالی فنڈ اکٹھا کرکے نیز دوسری قسم کی مدد جس کی انہیں ضرورت ہے فراہم کرکے بھیج رہے ہیں۔

امام احمد رضا نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا سن لیجیے وہ لوگ آپ دونوں کو استعمال کرنے اور اپنے خفیہ ایجنڈے میں مطلب برآری کے بعد تنہا چھوڑ دیں گے۔

دونوں بھائیوں نے سوچا کہ جو امام احمد رضا نے فرمایا تھا ہو گیا تو ان دونوں بھائیوں کو اس بات پر بہت ہی دکھ محسوس ہوا۔انہوں نے ان بدمذاہب اور ایک مشرک پر اعتماد کرکے انہیں کے مقاصد کے لیے اپنے مسلمان بھائیوں کے جان و مال کو برباد کر دیا اب وہ کر ہی کیا سکتے تھے کیونکہ بہت سارے مسلمانوں کی اپنی ہی ملکیت ختم اور جانیں تباہ و برباد ہو چکی تھیں ۔امام احمد رضاؒ انکے رفقاء،اساتذہ اور فارغ التحصیل فضلائے منظر اسلام نے برباد ہونے والے مسلمانوں کی ہر ممکن مدد کی امام احمد رضاؒ ہندستان کی آزادی کے لیے مخلص بھی تھے اور انہیں اس کی آزادی کا یقین بھی تھا۔

امام احمد رضا کے ایک رفیق مولانا عبدالقادر بدایونی نے آزاد ہندوستان کا ایک واضح اور بہت گیرائی وگہرائی کے ساتھ نقشہ بھی تیار کیا تھا جسے تقسیم اور مشتہر بھی کیا تھاہم امام احمد رضا انکے رفقاء اور ان کے طلبہ کی دور بینی کا اندازہ کر سکتے ہیں کہ انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ کیا ہونے والا ہے اسی لئے انہوں نے ہندستانی مسلمانوں لی آزادی کے لیے آزاد مملکت کا تفصیلی منصوبہ بھی عطا کیا تھا۔

مسلمان اور بہت سارے ہندو، گاندھی سے ان کی دوہری چال کی وجہ سے ان سے نفرت کرتے تھے مسلمان خاص طور پر اس کے مخالف تھے جو کہ گاندھی کے متبعین اس سے عقیدت رکھتے تھے۔

اس بات کا بھی خوف تھا کہ گاندھی ایک ایسے مذہب کے قیام کی کوشش میں تھا جو ہندو مسلمان کے امتیاز ہی کو مٹا کر رکھ دے اور اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قرآنی احکام سے گاندھی اور ہندوؤں کو مستثنا رکھنے کے لیے نیشلسٹ ملاؤں نے قرآن میں تحریف کی۔

قارئین ان نام نہاد مسلم بدمذہب لیڈروں کی ذہنیت کو سمجھ سکتے ہیں جو اسلامی تعلیم سے ہٹ گئے تھے اسلام غیر مسلموں سے نفرت کی تعلیم نہیں دیتا مگر ان کے عقائد کے تعلق سے امتیاز ضرور سکھاتا ہے۔

سبھی مسلمان اس بات سے واقف ہیں کہ شریعت اسلامی میں ترمیم و تبدیلی قانون الٰہیہ پر حملہ اور اس کی بے حرمتی ہے لہٰذا بہت سارے ہندوؤں نے بھی ان مسلمانوں کی طرح یہ سوچا کہ گاندھی نے ان بدمذہب لیڈروں یعنی دیوبندیوں ،اہل حدیث اور آزاد کو سارے مسلمانوں پر اونچا

مرتبہ دے رکھا ہے اور گاندھی کو ریاکار تسلیم کیا آخر کار ۱۹۴۸ء میں گاندھی اپنے ہی پیرو ہندو بنیاد پرست کے ہاتھوں اس ریاکارانہ نظریے کی وجہ سے قتل کر دیے گئے۔

بہت سے مسلمان جنھوں نے اس شورش (بغاوت) میں حصہ لیا تھا وہ اپنی پہلی شوکت کی واپسی کے خواہاں تھے ۱۸۹۷ء کے بعد کچھ مسلمانوں کو یقین تھا کہ برطانوی کبھی ہندستان کو ضرور چھوڑیں گے ایسے ہی لوگوں میں سرفہرست خاص الخاص امام احمد رضا بھی تھے۔

ایک دن امام احمد رضا نے اپنے کچھ خاص تلامذہ اور خلفاء کو بلایا اور ان سے کہا: ”میں تم لوگوں کو کچھ بتانا چاہتا ہوں جو میں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دیکھ رہا ہوں تم لوگوں کو ہندستان کی آزادی میں مسلم جدوجہد اور مقصد کی حمایت کرنا چاہیے اور ایک نئے مسلم ملک کے قیام کے لیے سعی کرنا چاہیے۔“

اس کا واضح مطلب ہے کہ امام احمد رضا اپنی بصیرت سے مستقبل میں دیکھ رہے تھے کہ جلد ہی ہندوستان ایک آزاد ملک بن جائے گا۔

امام احمد رضا نے جو پیش گوئی فرمائی ان کے وصال کے ۲۶ سال بعد ۱۹۴۷ء میں رونما ہوئی اور پاکستان کا وجود ہندوستانی مسلمانوں کے لیے عمل میں آیا جہاں وہ خوشحال، مستحکم اور امن پسندانہ، مطمئن زندگی جی سکتے تھے۔ مگر جب پاکستان بن گیا تو ہم محوِ خواب ہو گئے اور جن گمراہوں نے قیامِ پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ انہیں کھلی آزادی دے دی۔ اس وقت ہماری حالت وہی ہے جو قیامِ پاکستان سے پہلے تھی۔ کیا ہم اس خوابِ غفلت سے

بیدار ہونگے ؟ اور اپنی شناخت کرائیں گے؟ کب اور کس وقت اور کس طرح بار بار سوچیے!

ہم نے کچھ تفصیل کے ساتھ اس پر بحث کی ہے کہ دارالعلوم منظر اسلام نے ہندستانی مسلمانوں کے لیے کس طرح اہم تر کردار ادا کیا اور ایک منظر اسلام کے قیام کی وجہ سے کیا کچھ منفعت حاصل ہوئی۔

غور کیجیے امام احمد رضا نے بریلی میں منظر اسلام نہ قائم کیا ہوتا تو کیا ہوتا ؟

اس سوال کا جواب دینا اتنا آسان نہیں ہے اور یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ تب کیا نتیجہ ہوتا ؟

اگر منظر اسلام کا قیام عمل میں نہ آیا ہوتا تو آج پوری مسلم قوم کے لیے پورے برصغیر میں گمراہی اور بے عملی ہوتی اور ہندستانی مسلمان صحرائی حالت میں ہوتے اور حقیقتاً تباہ و برباد ہوگئے ہوتے۔

برصغیر کے سبھی مسلمانوں کو شیخ امام احمد رضا کا ممنون احسان ہونا چاہیے ان کے اس کارنامے نیز قیام منظر اسلام کے لیے جو آج بھی ہر سمت اسلامی علم کی روشنی بکھیر رہا ہے ہم امید کرتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ حضرتِ علامہ سبحان رضا خاں صاحب قادری رضوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ بریلی شریف کی سرپرستی میں یہ پھر جگمگائے گا اور آنے والی مسلم نسلوں کی خدمت کا کارنامہ سرانجام دے گا۔



امام احمد رضا

پر احسان الٰہی ظہیر کے حملہ کا دندان شکن جواب

تحریر: ڈاکٹر شیخ جبریل فواد حداد شافی

ترجمہ: ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی

نوٹ:

احسان الٰہی ظہیر صوفی ازم کا سخت مخالف تھا جس نے بنام ''البریلویہ'' ایک کتاب لکھ کر مطبع رشیدیہ ،سعودی پبلشنگ ہاؤس مدینہ کے ناشرین کی شرکت سے شائع کی تھی اس کتاب کا مقدمہ عطیہ محمد سالم نامی کسی مجہول شخص کا لکھا ہوا ہے کہتے ہیں ظہیر کو اسی کی جماعت کے حریف گروپ نے ،لاہور (پاکستان) میں تقریر کے دوران بم دھماکہ سے قتل کر دیا تھا ،

مسئلہ عبد المصطفیٰ

۱۔ اس میں اس کا دعویٰ ہے کہ '' عبدالمصطفیٰ '' نام شرک ہے ۔احمد رضا خاں بریلوی نے اپنی تصانیف میں اپنے آپ کو'' عبدالمصطفیٰ'' لکھا ہے صریحاً ایسا نام جائز نہیں ہے ۔بہرحال یہ اس کے شرک کا اظہار نہیں تھا ؟

جواب:۔ یہ کہنا کہ '' عبد المصطفیٰ '' نام شرک کا اظہار ہے ، مسلمانوں کے عقیدہ کو بُرا کہنا ہے جو ایک غیر اسلامی وصف ہے ۔خاص کر اگر اس سے رسول اللہ ﷺ کی غلامی کو مسترد کرنا مراد لیا جائے ۔ والعیاذ باللہ !

'' عبد مصطفیٰ'' (بندۂ مصطفیٰ، غلام مصطفیٰ) کو معمول کے مطابق ہی ہے لیکن یہ نام رکھنا ممنوع نہیں یہ نہ تو عبادت کی علامت ظاہر کرتا ہے نہ ہی اظہار شرک ہے یہ رسول اللہ ﷺ کی غلامی اور احترام کے عہد کا ایک جواز ہے جو ہر مسلمان کے لیے واجب ہے۔

اسلامی تاریخ میں سنی علماء کے اس طرح کے ناموں کی متعدد مثالیں موجود ہیں۔

۱۔ السید عبد النبی ابن السیدالطیب البلگرامی در تصنیف السید آزاد البگری بعنوان ''مآثرالکرام'' صدیق حسن خان قنوجی کی کتاب '' ابجد العلوم'' میں شیخ یٰسین قنوجی کے حوالہ سے منقول ہے ۔

۲۔ ملک شام کے حافظ (علم الحدیث کے عظیم عالم) السید عبداللہ سراج الدین الحلبی (م۲۰۰۲ء) نے اصول حدیث پر مشتمل کتاب '' السیقونیہ'' کی تفسیر میں ذکر کیا ہے۔

۳۔ امام علامہ الحجۃ القدوہ والفاہمہ مفتی السادات المالکیہ دمشق

عبدالنبی ابن جامع المالکی المغربی مراکشی تلمیذ ،صوفی مجاہد اورولی السید ابوالحسن علی ابن میمون الہاشمی القریشی التاسی (م۹۱۷ء) قاضی القضاۃ ابوالخیر محمد بن عبد القادر بن جبرئیل الغزی المالکی اور مسجد الاقصیٰ کے شافعی امام شیخ محی الدین عبدالقادر ابن جامع المقدسی القادری((م۹۳۱ء) کے صاحبزادے نے بالترتیب اپنی سوانح '' شجرۃ الذھاب'' میں ذکر کیا جبکہ مصنف علاؤالدین الہروی اپنی'' تاریخ'' میں عبدالنبی ابن جامع کے بارے میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

''علم وفضل اور مذہب کی ایک معتبر شخصیت'' اور الدرس فی تاریخ المدارس کے مصنف ان کو'' شیخ الاسلام عبدالنبی المغربی المالکی کے نام سے پکارتے ہیں۔

۴۔شہید حقیقی اور امام فاضل الجامع المحققین الصالح الشیخ عبد النبی الصدرالشہید (م۹۹۰ء) جو سلطان کی جیل میں دم گھٹنے سے ۱۲ ربیع الاول کی رات میں فوت ہوئے جیسا کہ الایدروس کی نورالصفیر میں منقول ہے۔

۵۔مفسر،محدث اور اصولی سید محمد ابن عبد الرسول ابن عبد السید ابن قلندر الحسینی الشافعی الشہر الزوری المدنی (م۱۱۰۳ھ/۱۶۰۹ء) معجم المؤلفین(۳:۴۰۹ #۱۴۰۴۴) سید محمد مصنف

(۱) سعد الدین وسیا والدین ثبوتوں کے ساتھ کہتے ہیں کہ نبی اکرمﷺ کے والدین بہشت میں ہیں۔

(۲) ''الا شاعۃ الاعشرہ الساعۃ'' (آخری لمحے کے پہلے حالات میں انہوں نے فرمایا:

اللہ نے نبیﷺ کو ہر ہر ساعت کا علم سکھایا اور اسے اس کی نہایت شدید فطرت اور حد درجہ اہمیت کے سبب افشاء کرنے سے منع فرما دیا۔

امام احمد رضا اشاعت، کی اس عبارت کو اپنی شاہکار تصنیف '' الدولۃ المکیہ بالمادۃ الغیبیہ'' میں نقل کرتے ہیں (مطبوعہ بریلی صفحہ ۳۷۸،۳۸۰)۔

یہ حیرت انگیز بیان کہ'' عبدالرسول ، عبد النبی، غلام رسول، غلام النبی'' نام رکھنا شرک ہے۔ہندوستان کے پہلے وہابی اسماعیل دہلوی کی کتاب '' تقویۃ الا یمان'' (دارالسلام،انگریزی اڈیشن صفحہ۴۲۔۴۵۔۱۴۱) کی ایجاد ہے اور یہ کیسی ستم ظریفی ہے اس کتاب کے انگریزی اڈیشن کا مقدمہ غلام رسول مہر ، نامی شخص کا ہے۔عربی میں غلام 'عبد' ہی کو کہتے ہیں۔

ہمیں صرف یہ کہنا چاہیے کہ ہم نبی امیﷺ کے غلام ہیں بلکہ قاضی یوسف النبہانی (۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء) کی طرح خود کو ان کے غلاموں کا غلام کہنا چاہیے جیسا کہ مندرجہ ذیل نظم مشمولہ مجموعہ کلام در افضل مخلوق بعنوان '' سعادۃ الدارین''

اشعار کا ترجمہ

(۱) :۔ میں سید الانبیاءﷺ کا غلام ہوں اور ان سے میری وفاداری کی کوئی ابتدا نہیں

(۲) :۔ میں ان کے غلام کا غلام ہوں بلکہ ان کے غلاموں کا غلام ہوں جسکی کوئی انتہا نہیں

(۳) :۔کیونکہ میں نے ان کے امیدواروں کے درمیان ان کی رضا کے

قرب کا کوئی باب نہیں چھوڑا۔

(۴):۔میں لوگوں کے درمیان ان کی عظیم تعلیم کا دعوی دار اور شعراء کے درمیان انکی مدحت میں نغمہ سرا ہوں۔

(۵):۔شاید وہ مجھ سے فرمائیں گے کہ میری غلامی کے "سلمان" اور میرے اعلیٰ اظہارِ عقیدت کے "حسان"

(۶):۔ہاں! میں خود کو ان کے حریم کی خاک پر قربان کردوں گا۔یہ ان کا کرم ہوگا کہ وہ میری اس قربانی کو قبول فرمالیں۔

(۷):۔اس نے کامرانی حاصل کرلی جوخود کو ان کی طرف منسوب کرتا ہے نہ کہ انہیں اس طرح کے اتباع کی ضرورت ہے۔

(۸):۔کیونکہ انہیں مخلوقات سے کوئی حاجت نہیں ہے جبکہ وہ 'مخلوق' بلا انتہا ان کے حاجت مند ہیں۔

(۹):۔وہ وحدہٗ لاشریک سے متعلق ہیں جس کے مقدس بندے ہیں جیسا کہ ان کی صفات واسماء سے ظاہر ہے۔

(۱۰):۔ہر فضل ربی، رب کی طرف سے ان کے پاس آتا ہے اور ان سے ہر شے کو عطا ہوتی ہے۔

نہ ابن میمون نہ امام مسجد اقصی نہ قاضی القضاۃ ابوالخیر نہ البہروی نہ الدرس کے مصنف نے یہ سوچا کہ عبدالنبی المالکی کو مسلمانوں کے قدوہ بنائے جانے سے قبل اس نام کو بدل دینا چاہیے۔ظاہر ہے کہ جملہ برزنجی خانوادہ کے سادات (اشراف) علماء نے اس نام کو اچھا ہی سمجھا یعنی "غلام نبی" اور باپ سے لے کر بیٹے تک استعمال کیا۔

اگر صرف ذکر کردہ وہ گرامی نفوس۔عبدالنبی الایدروسی، السید الشیخ عبداللہ سراج الدین اور قاضی یوسف النبہانی رحمہم اللہ اسماعیل دہلوی اور احسان الٰہی ظہیر سے مل سکے ہوتے تو انہیں شرک اور توحید اصلی کا سبق دیتے۔

اسماعیل وظہیر کی تعلیم کو درست سمجھنے سے لازم آئے گا وہ بزرگ اور ان سے وابستہ دنیا کے تمام سنی مسلمان مکمل جہالت میں مرے کیونکہ انہوں نے حتی الامکان عظیم گناہ کیا ؟ انکی باتوں سے اللہ پاک ، اللہ سبحانہ نے ارشاد فرمایا۔

"اور اس معاملہ میں مت بولو جسے تمہاری اپنی زبانیں جھوٹ قرار دیتی ہیں (پاک یا ناپاک) کہ یہ جائز ہے اور وہ ناجائز، تم اللہ کے لیے جھوٹ گھڑتے ہو، دیکھو جو اللہ کے لیے جھوٹ گھڑتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہوتے"

ایک موقعہ پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا "گمراہی ان کے دلوں میں مٹھاس گھول دیتی ہے جو اسے پھیلاتے ہیں۔" یہ اللہ سبحانہ وتعالی کے ارشاد کی تشریح کرتا ہے یعنی تم کس کو اس کی بدعملی پر لبھاتے ہو! تاکہ وہ خود اتنا ہی بہتر سمجھنے لگے جتنا کہ ہدایت یافتہ بندے، کیونکہ اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہراہ دیتا ہے جسے چاہے۔

جب میں نے النبہانی کے مندرجہ ذیل اشعار پیش کیے تو ایک شخص نے مندرجہ ذیل ردعمل پیش کیا:

جب کبھی میں بدعتیوں اور فرقہ پرستوں کی کیفیت دیکھتا ہوں تو اس کے فضل وکرم کے لیے اللہ کا یقیناً بڑا احسان مند ہوجاتا ہوں کہ اس نے

مجھے اس جماعت کی بدبختانہ کیفیت سے محروم رکھا۔ الحمد للہ!

خود کو مسلمان سمجھنے والا یہ شخص شیخ یوسف النبہانی پر ان کے اس شعر کی وجہ سے '' رسول اللہ ﷺ کے غلام'' غلامان غلام، کا غلام ہوں'' ان پر بدعتی اور فرقہ پرستی کا الزام عائد کرتا ہے اور اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ نے اسے اس بدبختانہ کیفیت سے محروم رکھا۔

یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ ہم اپنے زمانے میں بدعت و فرقہ پرستی میں ملوث افراد کو دیکھتے ہیں کہ روایتی سنی مسلمانوں کو بدعتی اور فرقہ پرست قرار دیتے ہیں۔ اور اس پر خود کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے یہ ڈھینگ مارتے ہیں کہ اللہ نے انہیں اپنے ایک دوست (ولی) کی بدبختانہ کیفیت سے محروم رکھا یہ یقیناً بڑا فریب ہے (والعیاذ باللہ)

ارشاد ربانی ہے۔'' تم فرماؤ کیا ہم تمہیں بتا دیں گے کہ سب سے بڑھ کر ناقص عمل کن کے ہیں، انکے جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں گم گئی اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں''
(۱۸۔۱۰۳۔۱۰۴)

ان سے مباحثہ (مناظرہ) کی قطعاً ضرورت نہیں جو مسلمانوں (سواد اعظم) سے کٹ کر الگ اپنا حلقہ بنائے ہوئے ہیں ان کو ظاہر کرنا ضروری ہے کیونکہ اس وقت موجودہ امت اگلی امتوں پر کفر بکتی ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔

'' جو بھی لوگوں سے چھپاتا ہے وہ ایسا ہی گویا مجھ پر نازل کردہ آیاتِ الٰہیہ کو چھپاتا ہے''

ذیل میں تمام وہابیوں اور سلفیوں کی بابت ایک مراکشی محدث شیخ احمد ابن العریق الغماری کے فتویٰ کا اقتباس پیش ہے۔

'' تو اللہ سے ڈرو اور اسکی طرح مت بنو جسے ان لوگوں نے اپنی بد مذہبی سے گمراہ کر دیا ہے اور تائید اور مشوروں سے جس کی حمایت کرتے ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ نے ان کی گمراہی کی کیفیت بالصراحت بیان فرمادی ہے اور

(۱) ہمیں مطلع کردیا ہے کہ وہ آسمان کے نیچے بسنے والوں میں سب سے بدتر ہیں (الترمذی، ابن ماجہ، اور احمد۔ چار روایتوں سے)

(۲) وہ دین سے ایسے نکل آئے ہیں جیسے نشانہ سے تیر
(البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد اور الدارمی)

(۳) وہ اپنی توحید پرستی کے رٹے رٹائے جملے بولتے ہیں، سنت پر عمل کا دعویٰ کرتے ہوئے بدعت سے لڑنے والا بتاتے ہیں لیکن واللہ وہ بدعت میں پوری طرح ڈوبے ہوئے ہیں درحقیقت ان کی بدعت سے بڑھ کر بدعت نہیں ہے جنھوں نے خود کو دین سے ایسا دور کردیا ہے جیسے نشانہ سے تیر۔ باوجودیکہ عبادات میں ظاہری کوشش اور دین سے نمائش وابستگی:۔
(صحاح ستہ اور مسند احمد)

اور اللہ سب سے بڑھ کر جاننے والا ہے اور درودوسلام ہو مالک کونین، ان کے اہل بیت اور اصحاب پر اور تعریف اس اللہ کی جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

مسئلہ استعانت

۲۔ظہیر دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا غیر اسلامی اور کفری فعل ہے ۔بریلوی (برصغیر کے سنی مسلمان جن پر وہابیوں نے یہ نام چسپاں کیا ہے) اللہ کے سوا انبیاء،اولیاء، کو اپنی حاجت میں پکارتے ہیں اور یہ انکی کتابوں سے ظاہر ہے۔

(امام) احمد رضا بریلوی نے کہا ہے:

"اللہ کے ایسے بندے ہیں جن کو اللہ نے حاجت روائی کے لیے مختص کر دیا ہے" (الامن والعلی صفحہ ۹۲)

اور یہ بھی کہا ہے" اللہ کے سوا کسی اور سے مدد طلب کرنا جائز ہے اور مستحب ہے بدمذہب گستاخوں کے سوا اب کوئی اور منکر نہیں ہے۔"

(حیات الموات فتاوی رضویہ جلد چہارم صفحہ ۳۰۰)

اور یہ بھی کہا ہے ۔الامن والعلی صفحہ ۱۰۔پر کہ رسول اللہ ﷺ دافع البلاء اور قاسم نعمت ہیں"

اپنے ملفوظات میں یہ بھی کہا ہے کہ جبریل حاجت روائی کرتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ حاجت روائی کرتے ہیں اور رسول کریم ﷺ جبریل کے بھی حاجت روا ہیں"اور ظہیر، امام احمد رضا بریلوی کے ملفوظات صفحہ ۳۰۷ کی اس عبارت پر کفر کا الزام دھرتا ہے کہ:" میں نے اپنی زندگی میں شیخ عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) کے سوا مصیبت یا حاجت میں کسی اور سے مدد طلب نہ کی ۔ایک بار میں نے ایک دوسرے ولی (حضرت محبوب الٰہی قدس

سرہ) سے استمداد چاہا لیکن جب کہنا چاہا تو یا غوثاہ(اے آپ کی مدد درکار ہے) ہی نکلا میری زبان نے دوسرے سے استمداد کے لیے روک دیا۔

ظہیر نے پھر امام احمد رضا پر الزام تراشی کی کہ انہوں نے" الامن والعلی صفحہ ۴۴" پر جب تم کسی بھی امر میں لاچارو بے مدد ہوجاؤ تو اہلِ قبور سے مدد طلب کرو" تو ظہیر کہتا ہے کہ یہ سب اسلام میں مسترد کردیے گئے ہیں جب کہ ہم کتنی بار یہ کہہ چکے ہیں ۔" ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں" (۴:۱)

جواب: انہوں نے " ہم تجھی کو پوجیں" کے معنی سمجھے ہی نہیں ۔مندرجہ بالا کوئی بھی قول نہ تو عبادت سے متعلق ہے نہ ہی وہ اس کا مطلب سمجھتے ہیں " تجھی سے مدد چاہیں" ۔اگر وہ سوچتے ہیں کہ یہ توسل کی تردید کرتا ہے تب تو یہ اس کی بھی تردید کرے گا" ان کا راستہ چلا جن پر تو نے احسان فرمایا" جو بذاتِ خود توسل ہے۔

امام احمد رضا کے مندرجہ بالا اقوال کو درست تسلیم کرتے ہوئے اس کے معانی حسب ذیل ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو بقوتِ مصیبت زدہ بندوں کی حاجت روائی کے لیے مختص کر دیا ہے" کہنا اگر یہ جائز نہیں ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کرنا ،قرض لینا،کسی سے بھی ایک گلاس پانی مانگنا وغیرہ بھی شرک کہیے ۔اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے" وہ کشتی کہ دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے" (۱۶۴:۲)

" دنیوی مسائل ایک مسلمہ حقیقت (رکن اسلام) زکوٰۃ کی بھی یہی حکمت ہے اگر چہ اللہ ہی عطا کرتا ہے اور روکے رہتا ہے جیسا کہ اس حدیث

میں ہے ''مخلوق اللہ کی عیال ہے اور ان میں وہ لوگ اللہ کو محبوب ہیں جو اس کی عیال کے لیے مددگار ہیں''

(ب) '' اللہ کے سوا کسی اور سے استمداد جائز اور مستحب ہے۔ ہٹ دھرم اور گستاخ کے سوا اس کا کوئی منکر نہیں''

یہ کہنا حق ہے اور جائز اور مستحب ہے۔ دنیا میں اسباب و وسائل کی پیروی واجب اور ان سے احتراز ممنوع ہے اس عذر پر کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں (بے نیاز ہے) اور جو مقدر میں ہے ہو کر رہے گا فرقہ جبریہ کی طرح۔

مندرجہ بالا حقائق کو نظر انداز کرنا یا ان سے نظر اندازی کی نمائش کرنا اسلام کا حصہ ہے (جز) نہیں یہ قطعاً سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ بد بخت بندے بھی مختص کر دیے ہیں ''مشکلات پیدا کرنے'' مسلمانوں کے دلوں میں وسوسے ڈالنے اور ان پر کفر و شرک کی الزام تراشی کرنے کے لیے اور اولیاء کرام کو پکارنے والوں کو برے ناموں سے یاد کرنے کے لیے۔

(ج) ''رسول اللہ دافع البلاء اور قاسم نعمت ہیں'' یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے''میں ماحی ہوں'' (بخاری و مسلم)

حضور ماحی ہیں یعنی رحمۃ للعالمین اور معطی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

بزار کی حدیث، مسند اور دوسری مستند احادیث سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا '' میں رحمت عطا کرنے والا ہوں'' اور صحیحین میں ہے'' جو تمہارے پاس رب کی طرف سے آتا ہے میں اس کا معطی ہوں''

(د) جبریل علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ حاجت روا ہیں اور رسول

اللہ ﷺ جبریل علیہ السلام کے بھی حاجت روا ہیں'' یہ صحیح مسلم کی حدیث سے ثابت ہے (حدیث قدسی) جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے جبریل محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور انہیں بتاؤ کہ میں تمھیں تمھاری امت کی بابت مطمئن کردونگا اور تم سے کبھی ناراض نہیں ہونگا اور جبریل علیہ السلام بھی امت محمدیہ کے ایک فرد ہیں جیسا کہ سارے فرشتے، مسلم امۃ کے اجماع سے ہیں''۔

لہٰذا یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ 'ہند وسندھ' کے شیخ امام احمد رضا نے فرمایا اور جیسا کہ امام بوصیری نے بھی فرمایا ہے کہ '' دنیوی ضروریات ان کے ہوتے ہوئے کیسے نہ پوری ہوں کہ جن کے لیے دنیا وجود میں آئی ہے''اور قاضی یوسف النبہانی نے فرمایا ہے کہ'' مخلوق تک ہر نعمت (عطا) الٰہیہ رسول اللہ ﷺ کے توسط سے پہنچتی ہے''

شیخ الاسلام تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ'' یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میری زندگی میں ہر وہ بہتری جو اللہ نے عطا فرمائی ہے رسول اللہ ﷺ ہی کے طفیل ہے کہ وہی میرے حاجت روا ہیں اور انہی پر میرا بھروسہ ہے اپنے ہر امر میں اس دنیا اور آخرت میں اللہ سے طلب کرتے ہیں اور میں اللہ کی عطاؤں کے لیے جو کہ بیشمار ہیں (ظاہر و باطن میں) اس کا ممنون احسان ہوں''۔اور سلطان عبدالحمید نے فرمایا'' اے سیدنا محمد ﷺ آپ حقیقت میں ساری مخلوق کے سرور ہیں'' اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت نازل فرمائے!

تمام اہل حق پر حضور ﷺ کے ذریعہ عطیات الٰہی کو مخلوق تک پہنچنے

میں جنوں اور انسانوں کی عداوت کے باوجود بھی کوئی نہیں روک سکتا۔

(ہ) ''میں نے اپنی زندگی میں شیخ عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) کے سوا کسی اور کو مدد کے لیے نہیں پکارا۔ جب بھی میں مدد طلب کرتا ہوں تو تنہا انہیں سے مدد کا طالب ہوتا ہوں۔''

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ تعالیٰ کی عطا سے مدد فرماتے ہیں اور جواب دیے گئے اصول کے مطابق ہے بابائے وہابیت محمد بن عبدالوہاب نجدی نے خود یہ بات تسلیم کی ہے کہ: ہم مخلوقات خداوندی سے مدد طلب کرنے کو منع کرتے ہیں اسے مسترد نہیں کرتے اس لئے کہ وہ بھی مدد کر سکتے ہیں' حضرت عبدالقادر رضی اللہ عنہ تو برزخ میں بھی مدد کی قدرت رکھتے ہیں' یہ بات تواتر سے ثابت ہے۔

(و) اس بیان کے متعلق کہ عالم بیچارگی میں اہل قبور سے مدد طلب کرو تو یہ اگلے صوفیاء کی تصانیف سے نقل کردہ اختراعی حدیث ہے یہ حدیث تو نہیں لیکن حضور ﷺ کے اس حکم (فرمان) کے مطابق صحیح ہے کہ '' آخرت کو یاد رکھنے کے لیے قبروں کی زیارت کرو حضور ﷺ کا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرمانے کا مطلب یہ تھا کہ خود کو اہل قبور میں ہی شمار کرو یا انہیں کی طرح اپنے آپ کو سمجھو گویا مردوں کی قبر کی زیارت سے عبرت حاصل کرو اور ایک دن تمہیں بھی انہیں میں ملنا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو اور اس کی رضا پر راضی رہو اور اس فانی دنیا سے زیادہ دل نہ لگا کر خود کو پیدا کردہ مصائب و بیچارگی میں کم سے کم مبتلا پاؤ!



مسئلہ علمِ غیب

نمبر۳۔ ظہیر پھر یہ الزام دھرتا ہے کہ '' بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ انبیاء و اولیاء کو علمِ غیب حاصل ہے۔ اس پر وہ تنقید کرتے ہوئے کہتا ہے کہ یہ قرآن و سنت سے مسترد اور کفر ہے۔''

مندرجہ بالا دعویٰ قرآن و سنت کی اصل تعلیمات پر کفرو جہالت کا اظہار و الزام ہے۔ الدولۃ المکیہ صفحہ ۵۸۔ از شیخ امام احمد رضا '' انبیاء کرام نہ صرف یہ علم رکھتے ہیں بلکہ روزِ اول سے آخر تک جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے ان کو دیکھتے اور ان کا مشاہدہ کرتے ہیں۔'' یہ قرآن مقدس کی اس آیت سے ثابت ہے۔'' تو کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے'' (۴:۴۱)

اس طرح ہر نبی اپنی امت پر گواہ ہے یعنی وہ روزِ اول سے آخر تک ان کے ہر معاملہ کا مشاہدہ کرتا رہتا ہے جو کہ ان کی امت کی گواہی ہے اور ہمارے نبی ﷺ ان سب پر نگہبان ہیں۔

'مفتی احمد یار خاں نعیمی کی تصنیف '' مواعظِ نعیمیہ صفحہ ۱۹۲'' میں ہے کہ '' انبیاء کرام اپنی ولادت ہی سے علمِ غیب کے حامل ہوتے ہیں'' حدیث احادیث کے بڑے اصول پر یہ بات مسلم ہے کہ انبیاء مادرزاد انبیاء (غیب داں) ہوتے ہیں اور نبی کے معنی ہی غیب کی خبر دینے والا ہے۔

شیخ احمد رضا خاں بریلویؒ نے اپنی تصنیف '' خالص الاعتقاد صفحہ ۳۸

’’ پر فرمایا ہے کہ ’’لوح وقلم اور جو کچھ ہو چکا ہے اور وجود میں آنے والا ہے ان سب کا علم نبی کریم ﷺ کے علم کا ایک جز ہے‘‘ مندرجہ بالا امور حقائق کی روشنی میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو ہر ساعت کا علم ہے ۔ بخاری اور مسلم نے حذیفہ ،ابوزر غفاری اور دوسرے صحابہ کرام سے روایت کی ہے کہ ’’ حضور نبی کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک خطاب فرماتے رہے اور اس وقت سے قیامت تک آنے والے تمام وقعات بتادیے اور کوئی بات چھوٹنے نہ پائی ۔جنہیں یاد ہے انہیں یاد ہے اور جو بھول گئے وہ بھول گئے۔‘‘موجودہ حضرات بھی جانتے ہیں۔

شیخ امام احمد رضا نے جو فرمایا ہے‘ وہ مواعظ نعیمیہ میں منقول ہے(صفحہ۳۶۴،۳۶۵)’’ اگر نبی کریم ﷺ کسی جانور پر اپنے قدم رکھ دیں تو اسے غیب کا علم مل جا تا ہے تو پھر ایک ولی جن پر ان کا ہاتھ ہو ،ظاہر وباطن (حاضر وغائب) عالم سے کیسے واقف نہ ہوگا مندرجہ بالا پہلا جملہ حدیث کی تمثیل پر زور بیان کے لیے بطور م مبالغہ کہا گیا ہے کہ اللہ کا علم رکھنے والے انبیاء کرام کے وارث ہیں چونکہ علم غیب رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہے اور اسی کی پیروی میں یہ اولیائے کرام کی کرامت ہے یہ دونوں اللہ عزوجل کی عطا کردہ ہیں جسے کوئی روک نہیں سکتا اس بابت اشرف علی تھانوی نے ایک باب بعنوان ’’نعلین نبوی کے فیوض (فیضان) ‘‘ میں بہت کچھ بیان ہے اور محمد زکریا کاندھلوی نے شمائل ترمذی کے ترجمہ میں اس باب کی تعریف کی ہے۔

جہاں تک امام احمد رضا ’’ کا تعلق ہے’’ الدولۃ المکیہ‘‘ تو وہ حقیقتاً

ایک ایسا شاہکار جواہر ہے جو توحید پر مصنف کی کاملیت کا بین ثبوت ہے۔ یہ محال ہے کہ کوئی شخص الدولۃ المکیہ کا مطالعہ تمام اسناد سے کرے اور پھر مصنف کی اعلیٰ سنیت کا انکار کردے تو وہ خودسنی نہیں رہے گا ۔والعیاذ باللہ

کفریات کا قرآن وسنت سے رد

"تم فرماؤ غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سوائے اللہ کے،اور انہیں خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے" (۶۵:۲۷)

اور وہ کہتے ہیں کہ ان پر ان کے اللہ کی طرف سے کوئی نشانی نہیں اتاری گئی' تم فرماؤ غیب تو اللہ کے لیے ہے ۔اب راستہ دیکھو میں تمہارے ساتھ راہ دیکھتا ہوں" (۱۰:۲۰)

ظہیر کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کو گاتے ہوئے سنا کہ "ہمارے درمیان ایک ایسے نبی ہیں جو کل واقع ہونے والی چیز کی خبر رکھتے ہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اسے چھوڑو اور جو پہلے کہہ رہی تھی اسی کو کہو" (بخاری)

یہ یہودیوں کی خصلت ہے کہ وہ کتاب کے کچھ حصے پر یقین رکھتے ہیں کچھ پر نہیں۔اہل سنت مندرجہ بالا سبھی آیات پر عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے غیب پر مطلع فرما دیتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے۔" غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ آگے پیچھے پہرا مقرر کردیتا ہے" (۷۲:۲۶،۲۷) نبی کے معنی ہوتے ہیں جو غیب کی خبر دے ۔"عیسیٰ علیہ السلام کا ایک یہ بھی معجزہ تھا جیسا کہ انہوں نے فرمایا"اور جو تم اپنے گھروں میں چھپاتے ہو مجھے اس کی بھی خبر ہے۔"

جتنا کچھ یہ اہل بدعت بولتے ہیں یہ آیات قرآنیہ اور ان کے معانی

میں جعل کرتے ہیں ۔انہیں عقل سے کوئی حصہ نہیں ملا،حالانکہ کفار کو بھی کچھ حصہ عقل سے حاصل ہے۔جہاں تک اس لڑکی کے مدحیہ اشعار کی بابت حدیث کا تعلق ہے تو اسے نبی کریم ﷺ کا وہ شعر نہ پڑھنے کا حکم کی وجہ یہ نہیں ہے کہ انہیں آنے والے واقعات کی خبر نہیں تھی ۔جیسا کہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ اللہ ہی عالم الغیب ہے جیسے فرمایا۔" غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ آگے پیچھے پہرا مقرر کردیتا ہے" (۷۲:۲۶،۲۷)

اللہ نے نبی امی ﷺ کو قیامت تک کا علم دیا اور یہاں تک کہ آخرت کا بھی ۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بنا پر اعتراض کیا تھا کہ اس میں مطلق علمِ غیب کی بات کی گئی تھی جو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔

امام ابن حجر نے اسکی تفسیر میں "فتح الباری" میں فرمایا:بچہ کے منہ سے نکلی ہوئے بات کو بطور حوالہ منسوب نہیں کرنا چاہیے۔(جیسا کہ ابن قیم نے سنن ابو داوؤد کے حاشیہ میں کہا ہے) غیب کے متعلق ایسا دعویٰ کسی نبی کا نہیں بلکہ استخارہ بازوں اور نجومیوں وغیرہ کے باطل دعوے ہوتے تھے کہ وہ آنے والی باتوں کی خبر رکھتے ہیں لہذا اس بابت اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اور کوئی جان نہیں جانتی کل کیا کمائے گی" (۳۱:۳۴)

لہذا نبی کریم ﷺ نے ایک روایت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا" صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ کل کیا ہونے والا ہے" (ابن ماجہ صحیح روایت سے) یعنی کسی کو خود سے اور مطلق علم غیب نہیں (مگر عطائے الٰہی سے ہوتا ہے)

مسئلہ نور و بشر

نمبر۴۔ظہیر پھر الزام تراشی کرتا ہے کہ امام احمد رضا نے کہا ہے کہ ''نبی ﷺ بشر نہیں بلکہ نور ہیں'' مفتی احمد یار خاں کی کتاب مواعظ نعیمیہ صفحہ ۱۴ پر ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ اللہ کے نور سے خلق ہوئے ہیں اور ساری مخلوق ان کے نور سے خلق ہے۔'' اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مخلوق بشر نہیں ہے اور نہ یہ بھی کہا گیا کہ وہ (حضور ﷺ) بشر نہیں ہیں ظہیر کا یہ دعویٰ جہالت پر مبنی ہے بلکہ امام قاضی عیاض نے اپنی شاہکار تصنیف ''الشفا'' میں فرمایا ''وہ ظاہر میں بشر اور باطن میں ملکوتی صفت کے حامل ہیں''

دوسرے انسانوں کا ان سے موازنہ ایسے ہی ہے جیسے کہ سورج کی روشنی کے سامنے دوسری روشنیاں، سمندر کے سامنے ایک قطرہ کے برابر ہیں قرآن مقدس اور احادیث اور صحابہ کرام کے قصائد ہیں اس طرح کی مثالیں اَنگنت موجود ہیں۔ فتاویٰ نعیمیہ صفحہ ۳۷ پر ہے کہ اللہ تعالیٰ محمد ﷺ کے نور کو اپنے اسماء 'البدیع' القادر' سے پیدا کیا اور اسکی جانب اپنے اسم مبارک القاہر سے متوجہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ میں اپنے اسماء الطیف اور الغافر سے جلوہ گر ہوا۔!

ظہیر کہتا ہے کہ اسلام نے اس عقیدہ کو مسترد کر دیا ہے اور کہتا ہے انبیاء و مرسلین بشر ہی تھے۔

مندرجہ بالا باتوں میں آخری جملہ جو باطل دلیل پر مبنی ہے اسلام اسے بھی مسترد کرتا ہے۔ان تحریرات میں کہیں سے بھی یہ گمان نہیں گزرتا کہ

حضور نبی اکرم ﷺ بشر نہیں ہیں۔اس کے علاوہ ابتداء میں یہ واضح کر دیا کہ اللہ کے اس فرمان کے مطابق کہ ''اللہ نے انہیں خلق کیا'' لہٰذا حضور ﷺ کی تخلیق کچھ معنوں میں انسانوں سے مشابہ کچھ میں مختلف اور اسے سمجھنا سخت مشکل ہے۔

اللہ عزوجل نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ''تم فرماؤ ظاہر صورت بشری میں تو میں تمھارے جیسا ہوں مجھے وحی آتی ہے کہ تمھارا معبود ایک ہی معبود ہے تجھے اپنے رب سے ملنے کی امید ہونی چاہیے کہ نیک کام کرنے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرنا۔'' (۱۱۰ :۱۸) نبی کریم ﷺ کی پوری زندگی اس پر گواہ ہے کہ وہ بشر تھے۔انہوں نے کھایا، پیا، آرام کیا، شادی کی، بچے ہوئے وغیرہ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقام و مرتبہ اور افضل المرسلین ہونے کی بنا پر وہ افضل البشر تھے۔

یہ یہود کی خصلت ہے کہ وہ کتاب کی کچھ باتوں پر عقیدہ رکھتے ہیں اور کچھ پر نہیں۔اہل سنت کا مندرجہ بالا تمام باتوں پر عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ان کے خلق عظیم کے ساتھ دیگر صفات کو بھی سراہا ہے جو ان کے افضل الخلوق ہونے پر دلیل ہے۔ملائکہ نوری مخلوق ہیں مگر مسلم امہ کے اجماع کے مطابق حضور ﷺ ملائکہ سے بہتر اور لطیف ہیں۔اس کا منکر اہل سنت سے کٹ کر فسق و بدعت میں شامل ہے اصل میں یہ غلط نظریہ کفار کا تھا کہ حضور ﷺ محض بشر تھے۔اور وہ حضور ﷺ کو اپنے ہی مثل بشر کہتے تھے اور مسلمانوں کا عقیدہ حضرت ابی ابن کعب جیسا ہے جو صحیح مسلم میں مروی ہے۔انہوں نے کہا ''ایک بار میں نے حضور ﷺ کی طرف نگاہ کی تو محسوس ہوا جیسے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھ رہے تھے۔''

مسئلہ حاضر و ناظر

نمبر۵: ظہیر کا دعویٰ ہے" یہ عقیدہ کہ حضور ﷺ حاضر و ناظر ہیں باطل ہے۔ یہ اہل سنت کا عقیدہ اصلیہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ یعنی یہ اس عقیدے کی رہنمائی کرتا ہے کہ کوئی جگہ اور محفل ایسی نہیں ہے جہاں نبی امی ﷺ تشریف نہ لاتے ہوں" "تسکین الخواطر فی مسائل الحاضر و ناظر" کے حوالے سے امام احمد رضا نے کہا: کوئی مقام اور وقت ایسا نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ حاضر نہ ہوتے ہوں" یہ درست ہے جیسا کہ ماہر حدیث ابن الملان نے اپنے فتویٰ "اتحاف الایمان" میں فرمایا: "بعد اسکے کہ حضور ﷺ برزخ میں داخل ہوئے، کوئی وقت و مقام جسم و روح کے اعتبار سے ان سے خالی نہیں رہا"

مفتی احمد یار خاں نے اپنی کتاب" جآالحق صفحہ ۱۵۰" پر تحریر کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ اپنے اصحاب کے ساتھ پوری دنیا کی سیر فرماتے ہیں اور بہت سے اولیاء نے انہیں دیکھا ہے۔ یہ امام مالک کا بھی عقیدہ تھا جیسا کہ ابن حجر نے اپنی تصنیف "فتح الباری" میں فرمایا اور تواتر سے ثابت ہے۔ امام الشیخ احمد رضا نے اپنی تصنیف "خالص الا عتقاد" صفحہ ۴۰ پر تحریر فرمایا: "روح محمد ﷺ ہر مؤمن کے گھر میں رہتی ہے"

سلف کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اور امام اجل امام علی القاری رحمۃ اللہ نے بالصراحت فرمایا ہے امام قاضی عیاض نے اپنی تصنیف "الشفا" باب رفصل بعنوان وہ مقامات جہاں درود پڑھنا مستحب ہے " میں عمرو ابن دینار الاثرم (م۱۲۶ھ) کے حوالے سے قرآنِ کریم کی اس آیت کی تشریح میں فرمایا ہے" جب کسی گھر

میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو" (۲۴:۶۱) اگر گھر میں کوئی نہیں ہے تو کہو" السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" امام علی القاری نے "الشفا" کی تفسیر میں فرمایا:" اس کا مطلب ہے کہ ان کی روح پاک ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے"

(ای لانہ روحہ علیہ السلام حاضر فی بیوت المسلمین)

اور یہ دعویٰ کہ یہ ناقل کی غلطی ہے اور یہ معنی لکھنا کہ" کوئی بھی روح موجود نہیں" تحریف ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ سے خطاب فرماتا ہے" اور تم طور کی جانب مغرب میں نہ تھے جبکہ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو رسالت کا حکم بھیجا اور اس وقت تم حاضر نہ تھے (۲۸:۴۴)

اور اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے" پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد اگرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بے شک وہ سنتا دیکھتا ہے۔" (۱۷:۱) اس کا مطلب ہے کہ حضور نبی امی ﷺ وہاں کی سیر کریں گے جہاں اس وقت موجود نہیں تھے (جہاں کی سیر پہلے نہیں کی تھی) حضور ﷺ کے برزخ میں داخلہ (فضائے ارضی سے گزرتے ہوئے مکان و لامکان کی سیر) کی بابت کیا رہا؟ اس کے متعلق جو کوئی بھی کسی طرح کی حد قائم کرتے ہیں وہ اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں جسے بالکل نہیں جانتے۔

شیخ حسن ابن المنصور المعروف بہ قاضی خان (م۵۹۲ھ) لکھتے ہیں۔" ایک شخص نے گواہوں کی عدم موجودگی میں ایک عورت سے نکاح کیا اور بوقت نکاح اس عورت سے کہا کہ" ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ

کرتے ہیں۔ ''فقہاء نے فرمایا اس شخص کا یہ قول کفر ہے کیونکہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے علمِ غیب مانا جبکہ انہیں زندگی میں علمِ غیب نہیں تھا تو بعد از وصال علم غیب کیسے ہوگا؟'' (فتاویٰ قاضی خاں صفحہ ۸۸۳)

فتاویٰ قاضی خاں کے اصل مصری اڈیشن فتاویٰ ہندیہ کے حاشیہ پر مندرج (۱:۳۰۵،۳۰۶) اصل عبارت اس طرح ہے۔

''ایک شخص نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر ایک عورت سے شادی کی یہ نکاح اس کے قول کی بنا پر ناجائز ہے بغیر گواہوں کے نکاح منعقد نہیں ہوتا حالانکہ اللہ تعالیٰ کی گواہی ضروری ہے۔ ان میں کچھ لوگوں نے اسے کفر کے مساوی باور کرلیا (اور اپنے زعم میں اسے کفر کہہ دیا) کیونکہ وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے لیے غیب کا عقیدہ رکھتا ہے اور یہ کفر ہے۔''

حسب ذیل باتیں نوٹ کرنے کے قابل ہیں۔

۱۔ فتویٰ کی یہ عبارت نہیں ہے کہ: '' فقہا نے اس شخص کے قول کو کفر کہا'' لیکن البتہ ان میں سے کچھ کو تکفیر کے حکم پر پابند کرتا ہے۔

۲۔ فتویٰ میں یہ الفاظ شامل نہیں ہیں کہ: '' جبکہ انہیں زندگی میں علم غیب نہیں تھا تو بعد از وصال علم غیب کیسے ہوگا؟'' یہ نفس مضمون میں غیر مسلموں کی تحریف ہے۔ کچھ یہودیوں نے متن میں تبدیلی کردی ہے (۴:۴۶)

فقہ حنفی کی مشہور کتاب '' فتاویٰ تاتارخانیہ'' میں ہے کہ '' جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر نکاح کرتا ہے جائز نہیں اور وہ شخص رسول اللہ ﷺ پر علم غیب کا عقیدہ رکھنے پر کافر ہوجائے گا۔''

امام ابن ابی بکر (م۵۹۳ھ)، مصنف '' ہدایہ'' اپنی کتاب '' تجنیس'' صفحہ ۲۹۷ پر، العلامہ طاہر ابن احمد (م۵۴۲ھ) '' خلاصۃ الفتاوی'' صفحہ ۳۵۴ پر، امام عبدالرحمان (م۵۶۱ھ) '' فصول امادیہ'' صفحہ ۶۴ پر امام محمد ابن محمد خوارزمی المشہور بالبزی (م۸۶۷ھ) '' فتاوی بزازیہ'' ص ۳۵۲ پر المحدث العلامہ بدرالدین العینی (م۸۵۵ھ) ''عمدۃ القاری'' ج ۱۱ ص ۵۲۰، الحفیظ ابن الحمام ابن عبدالواحد (م۸۶۱ھ) ''مسائرہ مع المسامرۃ'' جلد ۲، ص ۸۸، مطبوعہ مصر، المحدث علی ابن سلطان المعروف بہ ملا علی قاری (م۱۰۱۴ھ)

'' شرح فقہ الاکبر'' ص۱۸۵ پر، العلامہ ابن العابدین الحنفی (م۹۷۰ھ) '' اور شامی جلد ۲، ص ۲۰۶ پر، ثناء اللہ پانی پتی (م۱۲۲۵ھ) ''مالابدمنہ'' ص ۱۷۶ پر اور دوسرے حنفی فقہاء نے یہ توضیح کی ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب کا عقیدہ رکھتا ہے یا اس بات کا کہ وہ (ﷺ) اسکے ساتھ موجود تھے (یعنی حاضر و ناضر کا عقیدہ) تو وہ کفر کا مرتکب ہوتا ہے۔

فتاوی ہندیہ جلد ۴ صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر بزازیہ کے اصلی مصری اڈیشن کا متن حسب ذیل ہے۔'' ایک شخص نے اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بنا کر ایک عورت سے نکاح کیا تو وہ نکاح ناجائز ہے اور اس بنا پر کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے علم غیب تسلیم کیا' کفر کا خطرہ ہے''

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: '' اور اس کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی اور انہیں وہی جانتا ہے'' (۶:۵۹) اور جو کچھ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں

کوندا یا وحی یا الہام عطا کرتا ہے وہ اس آیت کے غیب کا مصداق نہیں۔

اس میں دو طرح کے اقوال شامل ہیں پہلا ادعا یا تصدیق دوسرا فقرہ مستثنی یعنی اس سے ظاہر ہے کہ بزازیہ کے مطابق جو شخص یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو علم غیب کی کنجیاں حاصل ہیں یا وہ خدا کے غیب میں شریک ہیں تو یقیناً وہ کفر کا مرتکب ہوگا لیکن اس معنی میں کہ اللہ کی عطا سے انہیں غیب کا علم ہے کفر نہیں!

امام الحصکفی الدرالمختار (۳:۲۷) میں فرمایا'' نکاح میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ کرنا ناجائز ہے اور یہ کہا گیا کہ یہ کفر ہے''

غور کیجئے مجہول فقرہ (اور یہ کہا گیا کہ یہ کفر ہے) فتوی کے کمزور اور دوسرے درجہ کا حامل ہے فقہ کے طلبہ کو اس پر فوراً خبردار ہو جانا چاہیے کہ اس کا یہ کمزور پہلو مذہب میں اعتبار کے قابل نہیں!

ہمیں اپنے دور کے حوالے کی حنفی کتابوں کی تصدیق کرنی چاہیے۔

قاضی خان'' فتاوی بزازیہ'' ''عمدۃ القاری'' ''شرح الفقہ :الاکبر' مسائرہ'' (تین کتابیں تو فقہ حنفی کی ہیں ہی نہیں) اور دوسری حوالہ کی کتابیں بھی البتہ ہدایہ' الحصکفی حاشیہ ابن عابدین ضرور فقہ حنفی کی کتابیں ہیں حاشیہ ابن عابدین جس میں وہ کہتے ہیں۔'' مؤلف نے تتارخانیہ' اور حجۃ' میں کہا ہے کہ' الملتقط' میں کہا گیا جس شخص نے ایسا کہا (یعنی نکاح میں اللہ اور رسول ﷺ کو گواہ کیا) وہ کفر کا مرتکب نہیں کیونکہ اس کا تعلق نبی کریم ﷺ کی ذات سے ہے اور انبیاء کرام کو غیب کے کچھ حصول کا کچھ علم ہوتا ہے میں (ابن عابدین) کہتا ہوں۔

اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ انہوں نے کتب عقائد میں ذکر کیا کہ اولیاء کی کرامات بھی اس کا ثبوت ہیں کہ وہ غیب کے کچھ امور سے واقف ہوتے ہیں''

ہم نے اپنے مکتوب ''صلی الحسام الہندی فی نصرت سیدنا خالد نقشبندی'' میں اس مسئلہ کی توضیح کی ہے۔گمراہ وہابیہ نے '' تتارخانیہ'' سے صرف یہ کہتے ہوئے حوالہ دیا:''جو نکاح میں اللہ و رسول ﷺ کو گواہ کرتا ہے تو اسکا نکاح ناجائز ہوگا اور وہ کفر کا مرتکب ہوگا کیونکہ اس نے نبی ﷺ کے لیے عقیدہ غیب اختیار کیا''

لیکن انہوں نے اس فتوئی کے آگے کا حوالہ نہیں دیا جو یہ ہے کہ کہ یہ فتوئی اس طرح نہیں مانا گیا جیسا ابن عابدین کے متن سے منقول ہوا۔

اس سے ظاہر ہوا کہ اگر امام ابن عابدین اس فتوئی کو باطل مسترد کرتے ہیں تو وہ لوگ جو اس کے اصل مسئلہ کو صحیح تسلیم کرتے ہیں حنفی نہیں کہے جا سکتے اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ مذہب سے بیگانہ ہیں اس باطل دعوئی پر کہ رسول اللہ ﷺ کا علم غیب اختیاری تھا یہ فتوئی تکفیر کا حکم نہیں لگاتا بلکہ تکفیر اس سبب سے ہے کہ وہ کلی طور پر علم غیب جانتے ہیں جبکہ اللہ جل مجدہ نے فرمایا'' غیب کا جاننے والا تو وہ اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے''(۲۶:۷۲)

مسئلہ زیارت قبور

(۶) ظہیر کا دعویٰ ہے بریلوی قبر کے متعلق غلط رسوم ادا کرتے ہیں

ان میں ایک یہ کہ وہ قبروں کا طواف کرتے ہیں۔

کسی بھی بریلوی (برصغیر کے اہل سنت) ذمہ دار نے ہماری معلومات میں ایسے رسوم کی اجازت نہیں دی ہے۔کروڑہا مسلمانوں نے مدینہ شریف میں سرکارﷺ کی قبر اطہر کے پاس عبادات کیں اور جہاں تک کسی ایسی مسجد میں عبادت کی بابت حکم شرح کا تعلق ہے جس میں ایک سے زیادہ بزرگوں کی قبریں ہوں تو حضورﷺ کی حدیث ''مسجد خیف میں ستر انبیائے کرام کی قبریں ہیں'' سے ثابت ہے کہ وہاں نماز جائز ہے۔

(اسے طبرانی نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اپنی کتاب ''الکبیر'' میں اور ''البزار'' نے الہیثمی کی ''مجمع الزوائد'' کے مطابق مستند راویوں سے بیان کیا)

طوافِ قبور ، ان پر روشنی اور شمع و چراغ روشن کرنے کے متعلق جاءالحق صفحہ ۳۰۰ از مفتی احمد یار خان نعیمی میں اس طرح ہے۔

''اولیائے کرام ، بزرگان دین اور علماء کی قبور پر موم بتی یعنی شمع یا چراغ روشن کرنا عامۃ المسلمین کے مقابل ان کے مراتب کی بلندی کے اظہار کے لیے ہے اور نیت خیر پر مبنی ہے بزرگان دین کی قبور پر اس طرح چراغاں کرنا ان سے محبت وعقیدت کا اظہار ہے یہ جائز ہے ، ایسے امور منع نہیں!

امام السخاوی نے فرمایا'' اسلاف نے اولیائے کرام کی قبور کو اونچا

بنایا اور یہ یقیناً ان کے مراتب کو نمایاں کرنے کی غرض سے کیا گیا جیسا کہ امام عبدالغنی النابلسی نے بھی اقرار کیا اور درست مانا''

داؤد ابن صالح نے فرمایا:'' ایک دن مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن الحکم ایک شخص کو حضورﷺ کی قبر اطہر کے اوپر اپنا چہرہ رکھے دیکھا' اس نے اس شخص سے کہا تم جانتے ہو تم کیا کر رہے ہو؟جب وہ اس کے قریب آئے تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے فرمایا''ہاں میں نبی کریمﷺ کے پاس آیا تھا کسی اور کے پاس نہیں''۔

ابن حبان نے اپنی صحیح میں' احمد اور الطبرانی نے ''معجم الکبیر'' اور اپنی ''اوسط'' میں (باب الحج، فصل ۔ اہل مدینہ کا احترام'' اور باب ---'' اپنے آقا سید الانبیاءﷺ کے مزار اقدس پر چہرہ رکھنے کی بابت'') اور کتاب '' خلافت'' کے باب ''اس کے نا اہلوں کی رہنمائی میں'' الحاکم'' متدرک'' میں (ان دونوں موخر الذکر حضرات) اور الذھبی'' نے اسے اپنی کتاب '' شفاء السقم '' صفحہ ۱۲۶ میں اور ابن تیمیہ نے اپنی کتاب '' المنتقی'' (۲:۲۶۱) میں اسے صحیح کہا ہے۔

پچھلی حدیث میں لفظ کے استعمال سے ظاہر ہے کہ حضرت ابو ایوب الانصاری رضی اللہ عنہ کے وقت میں حضورﷺ کا مزار اقدس پتھر سے بنا ہوا تھا۔

ابن ماجہ (۲:۱۳۲۰)' احمد و الطبرانی و السبکی اور ابن عساکر روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاذ بن جبل اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھما حضورﷺ کے مزار روضہ اقدس پر حاضر ہوئے ، اسے دیکھا تو رونا شروع کردیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مزار اقدس سے اپنا چہرہ رگڑا''

امام مسلم نے ''صحیح مسلم'' لباس (پوشاک) کے باب اول میں فرمایا کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی الہ عنہما نے فرمایا کہ ''حضورﷺ کا ایک جبہ مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا ان کی وفات کے بعد وہ میرے پاس آ گیا اس جبہ شریف کو رسول اللہﷺ استعمال فرماتے تھے اور ہم بھی بیماروں کی شفایابی کے لیے اس کا دھوون استعمال کراتے تھے اور بیمار شفایاب ہوتے تھے۔

شرح صحیح مسلم میں امام النووی فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بزرگان دین کے آثار او پیراہن وغیرہ سے فیض حاصل کرنا جائز و مستحب ہے'' اور یہ حدیث بزرگان دین کے تبرکات سے فیض حاصل کرنے پر استحباب کا ثبوت ہے مؤخر الذکر فتویٰ میں یہ مسئلہ اس حدیث کی بنا پر ہے۔اور صرف نبی کریمﷺ کے احترام کے سبب انہی کے تبرکات سے حصول فیض کا جواز پیش کرتا ہے لیکن یہ اسلامی اصول کے برعکس ہے اور ایسا دعویٰ شاید کوئی جاہل اور گمراہ ہی کر سکتا ہے۔

امام ذہبی نے فرمایا ''امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ سے حضورﷺ کی قبر اطہر کو چھونے اور بوسہ دینے کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا'' اس میں کوئی حرج نہیں۔'' امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ نے کہا اگر ان سے دریافت کیا گیا ہوتا کہ صحابہ کرام نے ایسا کیوں نہیں کیا؟ تو ہم اس کا جواب دیتے ہیں یہ جواب بعینہ ویسا ہی انعقاد میلاد مصطفیﷺ پر لاگو ہوتا ہے '' کیونکہ انہوں نے حضورﷺ کی آپ آنکھوں سے زیارت کی۔ وہ بلاواسطہ ان کی بارگاہ کی حاضری سے شرف یاب ہوئے، سرکار کی دست بوسی کی، ان کے

وضو کے غسالہ کے لیے آپس میں لڑتے تھے، سرکار کے موئے مبارک میں بموقع حج اکبر اپنا اپنا حصہ لیا، ان کے لعاب دہن کو اپنی ہتھیلیوں کے سوا زمین پر گرنے نہ دیا اور اسے چہروں پر ملا۔ کیونکہ ہم اس عظیم ایمان افروز بخشش میں حصہ نہیں لے سکے لہٰذا ان کی قبر اطہر پر ہم بصد احترام و عقیدت غلامانہ حاضر ہوتے ہیں اور قبر اطہر کو چومتے بھی ہیں۔

'' کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ ثابت البنانی نے انس بن مالک کا ہاتھ یہ کہہ کر چوما کہ یہ وہ ہاتھ ہے جس نے نبی اکرمﷺ کے دست اقدس کو چھوا ہے مسلمان رسول کریمﷺ کی کثرت محبت میں ایسا کرتے ہیں اس لیے انہیں حکم ہوا کہ اللہ و رسول کو اپنی جان، بچوں، تمام انسانوں، مال و جائداد، جنت اور اس کی حوروں سے زیادہ محبت کرو، ایسے مسلمان ہیں جو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے بھی آپنے آپ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔'' (الذہبی مجمع الشیوخ)

ذہبی یہ بھی فرماتے ہیں کہ امام احمد نے خود بھی رسول اللہﷺ بابرکت آثار سے برکات حاصل کیں تو اب وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو ان آثار و برکات یعنی فیوض و برکات کے حصول کو غلط قرار دے گا عبد اللہ ابن احمد نے فرمایا کہ ''میں اپنے والد کو حضورﷺ کے موئے مبارک کو اپنے منہ میں رکھتے اور بوسہ دیتے دیکھا مجھے یقین ہے کہ میں نے انہیں آنکھ پر رکھتے دیکھا۔ وہ اسے پانی میں بگو کر پیتے تھے اور شفایاب ہوتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا کہ نبی اکرمﷺ کے پیالے (کاسہ) کو پانی میں دھویا اور پیا میں نے انہیں آب زمزم پی کر شفایاب ہوتے دیکھا اور انہوں نے اس سے

اپنے ہاتھ اور چہرے کو پونچھا۔

میں کہتا ہوں ''کہاں ہے اب فقرہ کسنے والا امام احمد کا نقاد؟''

یہ بھی مستند طور پر مسلم ہے کہ عبداللہ بن امام احمد بن حنبل نے اپنے والد (امام احمد بن حنبل) سے ان کی بابت دریافت کیا جو حضور ﷺ کے منبر شریف کے مونٹھ کو چومتے ہیں تو انہوں نے فرمایا ''مجھے اس میں کوئی حرج نظر نہیں آتا'' اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو خوارج کی تنقید اور بد مذہبی سے محفوظ رکھے'' (الذہبی، سیرۃ عالم النبہانی ۹:۴۵۷)

امام ذہبی کی اس دعا کے جملہ اخیرہ میں ان سے ایک کنایہ آمیز فتویٰ ہے کہ جو لوگ توسل، تبرک وغیرہ کی مخالفت کرتے ہیں وہ بدعتی اور گمراہ ہیں اور خصوصاً خوارج سے ہیں۔

مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں پر پلاسٹر، ان پر بیٹھنے اور کچھ بنانے کو منع فرمایا ہے۔

حقیقۃً ہمارے اسلاف نے خوب کہا جب انہوں نے بغیر علم کے حدیث پڑھنے پر تنبیہ فرمائی النبہانی نے اپنی کتاب سبل الاسلام میں کہا ہے کہ اس سے یہ حکم نکلا ہے قبر کے اندر کی پلاسٹرنگ مکروہ تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی لہٰذا ان پر بیٹھنے کو منع فرمایا۔ بہارِ شریعت میں ہے اگر کوئی حصول برکات کے لیے قبر کا طواف کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں صاف فرمادیا۔'' اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔'' (۲۹:۲۲)

لہٰذا ہم صرف کا طواف کرسکتے ہیں۔ اگر ہم صرف کا طواف کرسکتے ہیں تو پھر بخاری و مسلم میں یہ کیوں ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی بھی

طواف ہے؟ حضور ﷺ کا باری سے اپنی ازواج مطہرات کے ہاں جانا بھی طواف کہا گیا ہے جب مدینہ شریف کی عورتوں نے نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کی یکے بعد دیگرے زیارت کی تو اسے بھی سنن میں طواف کہا گیا ہے'' اور اس معاملے میں مت بولو جسے تمہاری اپنی زبانیں جھوٹ قرار دیتی ہیں (پاک یا ناپاک) کہ یہ جائز ہے اور وہ ناجائز'' تم اللہ کے لیے جھوٹ گھڑتے ہو سن لو جو اللہ کے لیے جھوٹ گھڑتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہونگے۔

مسئلہ عید میلاد النبی ﷺ

(۷) ظہیر کا دعویٰ ہے کہ نبی امی ﷺ کا یوم ولادت منانا بدعت ہے، اسے نہ کبھی حضور ﷺ نے منایا اور نہ صحابہ کرام نے۔حضور ﷺ نے اپنا یومِ ولادت روزہ رکھ کر منایا۔

حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اپنے قصیدے (کلام) میں فرمایا کہ حضور ﷺ کا یوم ولادت ایک نور ہے جس سے مسلمان کفر کی تیرگی کو چیرتے ہیں اور حضور ﷺ نے اسے پسند فرمایا۔اگلے اور موجودہ علماء کرام کی اکثریت خاص طور سے حجاز کے علماء کرام حضور ﷺ کے یومِ ولادت کے استحباب پر متفق ہیں (اسکے مستحب ہونے پر علماء کا اجماع ہے) اس نور کو بجھانے کی کوشش بدعتی کی علامت ہے۔السیدی الحبیب نے فرمایا کہ جب سے ان مسلمانوں نے میلاد پاک کے اس نور کے انعقاد کو بند کر دیا کہ جسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ میں اپنے قصیدہ میں نور کہا ہے کفر کی تیرگی میں گم ہو کر برباد ہو گئے ہیں۔

اللہ کا دین حضور ﷺ کی زندگی ہی میں مکمل فرما دیا تھا جیسا کہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے۔"آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا"(۵:۳)

مسئلہ میلاد کے جواز، کتب فقہ کی تصنیف یا بآسانی قرآن کی تلاوت کے لیے اس میں اعراب وغیرہ لگانے اگر بدعت ہے تو اس کریمہ کا کیا تعلق

ہے؟ خود اپنی باطل پرستی کے سبب مسلمانوں کی تکفیر و تضلیل کے لیے یہ قرآن کریم کی تحریف ہے اور یہ خوارج کی علامت ہے اور وہابیہ، دیو بندیہ اور اہل حدیث وغیرہ خوارج کی اتباع کرتے ہیں۔

ظہیر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ حضور ﷺ کے عہد میں یومِ میلاد یا یومِ وصال (برسی، عرس) کا انعقاد نہیں تھا، اسلام ان باتوں کو مسترد کرتا ہے۔

اولاً:۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر حضور ﷺ ہر سال کے آخر میں شہدائے احد کی زیارت کو تشریف لے جایا کرتے تھے؟ طبری اور ابنِ کثیر نے اپنی تفاسیر میں روایت کیا ہے

ثانیاً:۔ اسلام بذریعہ فتویٰ اس طرح کے اعتراض کو مسترد کرتے ہوئے سال کے ہر دن میلاد جائز قرار دیتا ہے۔

ظہیر پھر دعویٰ کرتا ہے حضور نے فرمایا کہ" ہمارے معاملے میں اس کے تعلق سے جو کوئی بدعت رائج کرتا ہے اسے خارج کیا جاتا ہے۔

یقیناً سب سے بڑی بدعت تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا" اور اس معاملہ میں مت بولو جسے تمہاری زبانیں جھوٹ قرار دیتی ہیں کہ یہ جائز ہے اور وہ ناجائز اور تم اللہ کے لیے جھوٹ گھڑتے ہو سن لو جو اللہ کے لیے جھوٹ گھڑتے ہیں کبھی کامیاب نہیں ہو نگے۔

اس کا ایک یہ ہے کہ اگر حضور و کا میلاد منانا کچھ اچھا ہوتا تو یقیناً صحابہ کرام حضور ﷺ سے بے انتہا محبت کرتے تھے ضرور اسے مناتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے لیکن ایسا نہیں ہے لہذا ہمیں وہ کرنے کا اختیار نہیں جو انہوں نے نہیں کیا

ہم پہلے ظاہر چکے ہیں کہ یہ دعویٰ کہ حضور ﷺ نے اپنا یوم ولادت نہیں منایا یہ گمراہوں کا بہت بڑا فریب ہے ہم نے ظاہر کردیا ہے کہ صحابہ کرام نے اپنے قصائد (منظومات) میں یوم ولادت کے انعقاد کا ذکر کیا ہے۔ مستند احادیث سے روایت ہے کہ اس موقع پر وجد آفریں انداز میں میلاد، ختم خوانی ونعت خوانی ہوتی تھی اور دف بجا کر اظہارِ مسرت کیا جاتا تھا۔

شیخ الاسلام سید محمد المالکی نے اپنے فتویٰ میں فرمایا بلا شبہ جھومنا، میلادیہ نظموں اور نغموں کا پڑھنا، دف بجانا وغیرہ اظہرِ مسرت کے لیے تھے۔ حضور ﷺ نے خوشی کے اس اظہار پر کسی بھی طرح کی ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔ یہ خوشی کے اظہار کا عام طریقہ ہے اور جائز ہے۔ حضور ﷺ کے یوم ولادت پر اظہارِ مسرت بھی عام ہے جو حضور ﷺ سے محبت کی علامت ہے اور ان کی پیدائش پر مسرت کا اظہار ہے۔ یہ نہ تو عبادت ہے نہ کوئی شرعی قانون نہ ہی سنت کا کوئی اصول۔

لیکن فرض کیجیے کہ اگر یہ سچ بھی ہوتا کہ صحابہ کرام نے کبھی ایسا نہیں کیا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایسی چیزیں بری یا ممنوع ہیں۔ صرف ایک جاہل ہی اس کے خلاف فتویٰ گھڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ وحدت الوجود

(۸) یہ دعویٰ کہ ”بریلویوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ اپنی ذات کے ساتھ موجود ہے۔

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے جہت تسلیم کرتا ہے وہ بدعتی ہے اور جو اس کے لیے مکان کا قائل ہے وہ کافر ہے۔ حقیقی سنی کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے ساتھ ہر جگہ موجود ہے یعنی ہر سو اس کی قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔

والحمد للہ رب العالمین

بشکریہ دی اسلامک ٹائمز

شاک پورٹ یوکے

AHLE SUNNAT BOOKS

48.	Search for the Truth (Part 3)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00
49.	Search for the Truth (Part 4)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00
50.	Search for the Truth (Part 5)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00
51.	Question and Answer	By Imam Ahmad Raza Khan	£4.50
52.	Eid Milad-un-Nabi	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
53.	Islam and the Limits of Science	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
54.	The Holy Quran: Final Message for Humanity	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
55.	The world Importance of Imam Ahmad Raza	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
56.	Ghausul Azam Shaikh Abdul Qadir Jilani	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
57.	Islam And the Rule of the Allah Alone	By Dr. Muhammad Haroon	£3.99
58.	Islam And Punishment	By Dr. Muhammad Haroon	£3.99
59.	A Warning to Muslims About Hizbul Tahrir And al-Muhajeroon	By Dr. Muhammad Haroon	£2.00
60.	Why I Accepted Islam (The best introduction to Islamic faith and politics)	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
61.	Islam And Women	By Dr. Muhammad Haroon	£2.75
62.	Islam And Alcohol	By Dr. Muhammad Haroon	£1.50
63.	Modern Islamic Education And Imam Ahmad Raza	By Dr. Muhammad Haroon	£2.99
64.	The Social Structure of Islam	By Dr. Muhammad Haroon	£2.00
65.	Surah Yasin with Commentary in English	By Dr. Muhammad Haroon	£2.00
66.	The Islamic Concept of State	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
67.	The Reform Policy of Imam Ahmad Raza Khan	By Dr. Muhammad Haroon	£3.00
68.	The Roots of Islamic Fundamentalism	By Dr. Muhammad Haroon	£2.50
69.	Islamic Modernism And Fundamentalism	By Dr. Muhammad Haroon	£2.99
70.	A Warning to Muslim About Qadianis	By Dr. Muhammad Haroon	£2.50
71.	The Sinlessness of the Holy Prophet	By Dr. Muhammad Haroon	£2.00
72.	The Importence of 1912 Programme of Imam Raza	By Dr. Muhammad Haroon	£3.50
73.	Light for the Worlds (Illustrated for the Children)	By Omar Mir	£3.75
74.	The Prophet for Mankind	By Prof. G.D.Qureshi	£3.00
75.	Belief And Islam	By Mawlana Khalid	£3.00
76.	Sufi Struggle And Imam Raza	By Prof. A.Hamid	£2.00
77.	Milad-un-Nabi And Arab Ulama	By Muhammad Faruque	£2.00
78.	Miracles of the Holy Prophet	By Dr. Z.F Ilyas	£1.50
79.	Islam For Children	By M.I Kashmiri	£2.00
80.	What is Defination of Bid'at in Islam	By Mufti Ahmad Yar Khan	£2.00
81.	The Reviver of Islam	By Muhammad Khetab	£2.00
82.	Sunni Movement in British India And Imam Raza	By Prof. Allahbakhsh	£5.00
83.	Virtues of the Islamic Months	By Dr. Z.F Ilyas	£2.50
84.	Sunni Path	By Ahmad Pasha	£3.00
85.	The Great Helper (Illustrated Childrens Book)	By Omar Mir	£3.00
86.	The Political, Social and Economic Strategy of Imam Raza	By Prof. A.Hamid	£2.00
87.	Should Muslim Celebrate the Holy Prophet's Birthday	By M. Afaq Kayani	£2.00
88.	The Hazar-o-Nazar Prophet	By Dr. Gibril Fuad Haddad	£3.99
89.	Atribute to Imam Ahmad Raza Khan by A Convert	By Amina Baraka	£4.99
90.	Imam Ahmad Raza And British Converts to Islam	By Ahmad Y.Andrews	£2.00
91.	Confessions of a British Spy	By Siddiq Gumus	£3.99
92.	Imam Ahmad Ahmad Khan, Life And Work	By Dr. Abdul Naim Azizi	£3.50
93.	Modern Islamic Education And Imam Ahamad Raza	By Prof. A.Hameed	£2.99

Raza Academy
138 Northgate Rd, Edgeley, Stockport, SK3 9NL, UK.
Tel: 0161 477 1595. Tel/Fax: 0161 291 1390. Email: islamictimes@aol.com

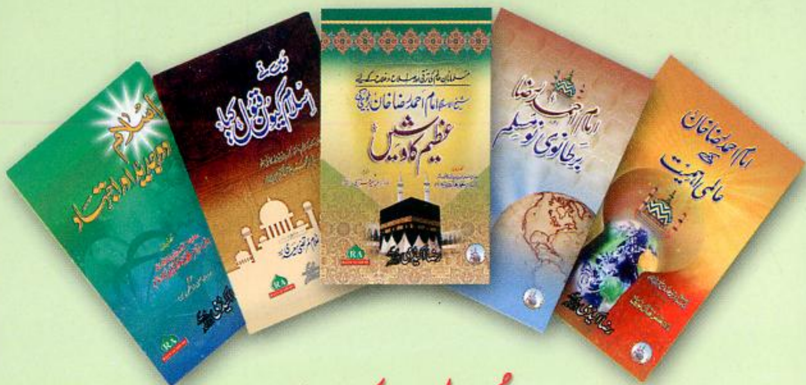
AHLE SUNNAT BOOKS

1.	The Holy Quran (Translation in English)	By Imam Ahmad Raza Khan	£13.99
2.	The Supreme Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
3.	Al-Mawlud-un-Nabwiyyah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
4.	Bay'at And Khalafah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
5.	Sufism in Perspective	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
6.	Parents Obligations to Children	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
7.	The Path to Muslim Recovery	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
8.	The Essentials of the Islamic Faith	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
9.	Forty Hadiths on the Intercession of the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
10.	Iman And Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
11.	The Importance of the Relics in Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
12.	Islamic Concept of Knowledge	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
13.	Penalty for Insulting the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
14.	Salam on the Holy Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
15.	The Necessity of Zakat	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
16.	The Importance of Muslim Charity (Sadaqat)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
17.	The Qadianis are Kafir	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
18.	The Islamic Concept of Tawheed and Risalat	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
19.	Childrens Obligation to Parents	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
20.	Western Science Defeated by Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£6.75
21.	Religious Poetry (Hadaiq-e-Bakhshish)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
22.	The Peaceful Way	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
23.	Ilm-e-Ghaib for the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.75
24.	Hasam-al-Haramain (Sword of the Two Holy Places)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
25.	A Journey of Faith Time (To MakkahAnd Madinah)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
26.	Creation of the Angels	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.25
27.	Divine Vision of the Holy Prophet and the Miraj Journey	By Imam Ahmad Raza Khan	£4.50
28.	True Islamic Concept of the Caliph and Caliphate	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
29.	Hayat-al-Amwat (The Life of the Dead)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
30.	Can We Ask for Help from other than Allah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
31.	Islam And the Paper Currency Notes	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
32.	The Compilation of the Quran	By Imam Ahmad Raza Khan	£1.75
33.	Is It Lawful to do Azan at the Graveside	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
34.	Basic Islamic Beliefs	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
35.	Were There Wahabiyya During the Time of the Holy Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
36.	Noor and Shadow (One)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
37.	Noor and Shadow (Two)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
38.	Does the Soul Return	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
39.	Ya Rasool Allah	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
40.	The Noor of the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
41.	Caliphate of Abu Bakr And Ali	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
42.	Refutation of Rawafiz (Shias)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
43.	Iman of the Prophet's Parents	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
44.	Islamic Decree on Heretic Groups	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
45.	Fatwa-al-Haramim	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.25
46.	Search for the Truth (Part 1)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00
47.	Search for the Truth (Part 2)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00

Raza Academy
138 Northgate Rd, Edgeley, Stockport, SK3 9NL, UK.
Tel: 0161 477 1595. Tel/Fax: 0161 291 1390. Email: islamictimes@aol.com

AHLE SUNNAT BOOKS

94.	Imam Raza, his Maslak and Raza Academy, UK	By Dr. Abdul Naim Azizi	£2.00
95.	Salah (Prayers And Namaz book For whole family)	By Dr. Ahmad Ali	£3.99
96.	Islamic Manners And Morals	By Muhammad Anwar	£3.99
97.	Hazrat Khawajah Garib Nawaz	By Dr. Moinuddin Kapadia	£3.00
98.	Hazrat Nawshahi Ghanj Bakhsh Qadri	By Dr. Moinuddin Kapadia	£3.99
99.	Importance of Milad	By Imam Qastalani	£3.00
			£2.00
			£2.00
		nzan	£3.00
		laddad	£2.00
		Kabani	£2.50
			£2.75
		mad	£3.00
		laddad	£2.00
		d Khalid	£2.00
		ri	£2.00
			£3.00



اُجالوں کا سفر

رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کی بنیاد شیخ الاسلام الشیخ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات کو جدید تقاضوں کے مطابق خوبصورت شائع کر کے ساری دنیا کے لوگوں تک پہنچانے کے لیے حضرت علامہ مولانا الحاج پیر محمد الیاس قادری چھتروہی کشمیری مدظلہ العالی نے 1979ء انگلینڈ میں رکھی ۔الحمد اللہ رضا اکیڈمی انٹرنیشنل نے اپنا 25 سالہ طویل سفر مسلسل محنت اور جدوجہد کے ساتھ کامیابی سے مکمل کیا۔اس مختصر سے عرصے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون (مرحوم) ایم۔اے پی ایچ ڈی کیمرج یونیورسٹی نے 1988ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں کی تعلیمات کو پڑھنا شروع کیا اور اس قدر آپ کی طرز تحریر سے متاثر ہوئے کہ پھر آپ نے اپنے دوسو مقالات اور بیس کتب انگریزی زبان میں انہیں تعلیمات کی روشنی میں پیر محمد الیاس قادری صاحب کی رہنمائی سے تصنیف فرمائیں ۔ڈاکٹر محمد ہارون امام اہلسنت شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں سے اس قدر متاثر تھے کہ اور بہت کچھ آپ کی تعلیمات کے بارے میں لکھنا چاہتے تھے لیکن اسی دوران 1998ء میں آپ کا وصال ہوگیا۔

رضا کمپلیکس کا قیام موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے رضا کمپلیکس کو قیام میں لانے کا دارینہ خواب شرمندہ تعبیر میں لانے کے لیے کام کا آغاز ہو چکا ہے جو اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم اور نبی پاک ﷺ کی نظر عنایت سے بہت جلد مکمل ہوگا۔رضا کمپلیکس میں مختلف تحقیقی شعبہ جات کے ساتھ ساتھ رفاعی کام بھی سرانجام دیے جائیں گے

رضا اکیڈمی انٹرنیشنل اب تک تقریباً 150 کتب انگلش اور اُردو میں خوبصورت میعار کے مطابق مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے شائع کر چکی ہے اور مستقبل میں بے شمار کتب کو شائع کرنے کا عزم اور جذبہ رکھتی ہے اس لیے رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کے تمام اراکین مبارک باد کے مستحق ہیں۔

اے رضاؔ ہر کام کا اِک وقت ہے　　　دل کو بھی آرام ہو ہی جائے گا



RAZA ACADEMY
International
138- Northgate Road, Stockport, UK. Tel:0161 477 1595
Tel/Fax:0161 291 1390 E-mail:islamictimes@aol.com